



لاہور
پبلک
الٹن سٹریٹ
کاداعی

ہفت روزہ
الٹن سٹریٹ
پاکستان
کارتھ جان

مرکز جمعیت
الٹن سٹریٹ
پاکستان
کارتھ جان

جلد: 47 | ۲۲ تا ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ 4 تا 10 مارچ 2016ء | شماره: 10

احتساب کلچر

بے لاگ احتساب کے بغیر
عدل اجتماعی کا قیام ناممکن ہے۔

امیر عثم شاہ جابر میر



دنیا و آخرت کی کامیابی
اطاعتِ رسول ﷺ سے وابستہ!

عورت
شمع محفل نہیں جنت کو
پاؤں کے نیچے لانے والی ماں بنیے!



اسلام میں تجارت کے
خند بنیادی رہنما اصول!



وراثتی حصہ اور اس کا نفع.....؟!

ترکے میں بھسائی کا حصہ.....؟!

نزول عیسیٰ علیہ السلام.....؟!

قرآن مجید
زینتِ نبوی

درس قرآن

جانب دیگر احمد رضا رحمہ اللہ

عدم قبولیت دما

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝﴾ (البقرة)
 ”لوگو! زمین پہ جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں ان میں سے کھاؤ پیو اور شیطان کے پیچھے مت لگو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔“

حلال اور پاکیزہ چیزوں کو عقل سلیم اور فطرت نیک پسند کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مطیع فرماؤں کو حلال، پاکیزہ اور طیب چیزیں کھانے اور نیک اعمال کی بجا آوری کا حکم دیتا ہے اور یہ حکم الگ الگ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام، مومنوں اور عوام الناس کو مختلف مقامات پر دیا ہے جس سے حرام کی تکفیری کا اظہار بھی ہو رہا ہے۔ مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝﴾ (البقرة)

”اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ پیو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے رہو اور خاص اسی کی عبادت کرو۔“

اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝﴾
 ”اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں۔“ (المؤمنون)

حلال و طیب کی اس قدر تلقین کے باوجود بھی جو انسان حرام کا لقمہ اپنے منہ میں لے جاتا ہے اس کے لیے آخرت میں سخت وعید ہے مزید یہ کہ وہ حرام اللہ اور اس بندے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور بندے کی دعائوں کی قبولیت میں رکاوٹ بھی بنتا ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

[أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ... ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغِذْيُهُ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابَ لِذَلِكَ.]

”لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاک اعمال ہی قبول فرماتے ہیں جو حکم اللہ نے اپنے رسولوں کو دیا ہے وہی مومنوں کو بھی دیا ہے۔... راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے ایسے آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کر کے اللہ کے گھر میں آیا، جس کے چہرے پر سفر اور تھکن کے آثار نمایاں تھے، وہ اللہ کی طرف دست دعا بلند کر کے اللہ کی صدائیں بلند کرتا ہے اللہ فرماتے ہیں: میں تیری دعا کیسے قبول کروں جبکہ حالت یہ ہے کہ تیرا کھانا حرام کا، تیرا پینا حرام کا، تیرا لباس حرام کمائی کا اور تیرے جسم کی پرورش بھی حرام سے ہوئی ہے۔“

دعائوں کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ تمام حرام ذرائع آمدن (سودی لین دین، ہویا تجارت کی منوعہ اقسام ہوں یا کسی غریب کا حق دبا کر حاصل کیا گیا مال) سے اجتناب کی اشد ضرورت ہے۔

درس حدیث

جانب دیگر علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ

جنت کی چابی

[عن وَهْبِ بْنِ مُنْبِهٍ، قِيلَ لَهُ: أَلَيْسَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: "بَلَى، وَلَكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحُ إِلَّا لَهُ أَسْنَانٌ، فَإِنْ جِئْتَ مِفْتَاحَ لَهُ أَسْنَانٌ فَتُحَلَّكَ، وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ."] (رواه البخاري في ترجمة الباب)

سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں کہا گیا کہ ”لا الہ الا اللہ جنت کی چابی نہیں ہے؟“ انہوں نے کہا: ”کیوں نہیں، مگر ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں اگر آپ ایسی چابی لائیں جس کے دندانے ہوں تو وہ (تالا) تیرے لیے کھول دیا جائے گا اور اگر دندانے نہ ہوں تو تالا تیرے لیے کھولا نہیں جائے گا۔“

کسی بھی تالے کو کھولنے کے لیے چابی استعمال کی جاتی ہے اور ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں اگر چابی کے دندانے تالے سے مطابقت رکھتے ہوں تو تالا کھل جائے گا ورنہ چابی ہونے کے باوجود تالا نہیں کھل سکے گا۔ یہ مثال مومنوں اور غیر مومنوں کے اعمال کی ہے۔

دنیا میں ہر انسان کی خواہش اور کوشش یہی ہوتی ہے کہ اسے مرنے کے بعد جنت میں داخل مل جائے۔ جنت میں داخل ہونے کے لیے جنت کے دروازے پر لگے ہوئے تالے کو کھولنا ہے، وہ تالا اپنی تدبیر سے یا طاقت سے نہیں کھلے گا بلکہ اس چابی سے کھلے گا جو اس تالے کے مطابق دندانے دار ہوگی۔ یعنی بہت سے لوگ بہت زیادہ عمل کرتے ہیں مگر ان کے اعمال کتاب و سنت کے مطابق نہ ہونے کی بنا پر قبولیت کا درجہ نہیں رکھتے جس کے نتیجے میں ان کے لیے جنت کا دروازہ نہیں کھل سکے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے: ﴿مَا أَنتُمُ الْرُّسُولُ فَخُذُواْ وَمَا نَهَيْكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُواْ﴾ ”جو چیز تمہیں رسول دے دیں وہ لے لو اور جس کام سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔“ مگر اکثر لوگ اپنی خواہشات یا اپنے بڑوں کی پیروی کرتے ہیں جس کے نتیجے میں سنت رسول ﷺ سے دور چلے جاتے ہیں ان کے پاس اعمال کی چابی تو ہے مگر اس کے دندانے جنت کے دروازے پر لگے ہوئے تالے سے مطابقت نہیں رکھتے۔ لہذا وہ چابی جنت کے تالے کو نہیں کھول سکیگی۔

اس مثال سے یہ بات معلوم ہوئی کہ آخرت میں کامیابی کے لیے سنت رسول ﷺ کی پیروی لازمی ہے۔ کچھ لوگ کسی کام کو ثواب سمجھ کر کرتے ہیں اور ساری زندگی اس پر گامزن رہتے ہیں مگر قیامت کے دن ان کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اعمال کی چابی ہاتھ میں ہونے کے باوجود جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے لہذا قیامت کے دن پچھتانے کی بجائے دنیا کی زندگی اللہ کی کتاب اور سنت رسول ﷺ کے مطابق گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ کریم ہر مسلمان کو اس عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

اسلام..... ابدی اور عالمگیر دین ہے!

بعض مغرب زدہ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام کے عقائد خیالات تہذیب و تمدن چودہ سو سال پرانے ہیں اور زمانے کے تقاضے نئے ہیں اس لیے انہیں جدید ماحول کی روشنی میں ڈھالنا ضروری ہے۔ یہ اعتراض بے حد گھٹیا اور حقائق سے بعید ہے کیونکہ اسلام ایک مکمل دین اور جامع طرز حیات کا نام ہے جس میں زندگی کے تمام شعبوں کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ بعض شعبوں کے بارے میں تو مکمل ہدایات دی گئی ہیں اور بعض میں بنیادی اصول فراہم کر دیے ہیں جن کی روشنی میں حالات و ظروف کے مطابق مناسب طریق کار اختیار کیا جاسکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام ایک ابدی اور عالمگیر دین ہے اور قیامت تک کے تمام زمانوں اور تمام قوموں کی رہنمائی اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب بنیادی اصول تو غیر متبدل ہوں مگر بعض تفصیلات میں تبدل پذیر حالات اور تقاضوں کو سامنے رکھنے کی گنجائش بھی موجود ہو۔

حقیقی بات یہ ہے کہ اسلام زمانے کے بدلنے ہوئے تقاضوں میں خود نہیں ڈھلتا بلکہ اپنی عالمگیر اور نکتہ رس حکمت و تدبیر کے سانچوں میں ان تقاضوں کو ڈھال لیتا ہے۔ کیونکہ ہر دور کے تقاضوں کی تکمیل و اصلاح کے بغیر اس کی ابدیت و اکملیت پر حرف آتا ہے۔ چونکہ اللہ کا پسندیدہ دین صرف اسلام ہے ﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ یہ بات علی وجہ البصیرت کہی جاسکتی ہے کہ انسانیت کی فلاح و بہبود اسلام سے وابستہ ہے۔ اور یہی وہ دین ہے جسے خالق کائنات نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے پسند فرمایا ہے۔ اسی دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے انبیاء کرام مبعوث کیے گئے۔ اسلام کی آخری اور مکمل ترین صورت دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ حاصل ہوئی۔ ارشاد خداوندی ہے: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾۔

اتمام نعمت اور دین اسلام امت محمدیہ کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے حقیقت یہ ہے کہ اس دین کے علاوہ کوئی دوسرا دین انسانیت کی حقیقی فوز و فلاح اور دارین میں سرخروئی کا ضامن نہیں بن سکتا۔ انسانیت کی بھلائی کا راز صرف اور صرف اسلام کو زندگی کا لائحہ عمل بنانے میں مضمر ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ بھٹکی ہوئی انسانیت رشد و ہدایت کے اس سرمدی چشمے سے اپنی لب تشکیاں کب دور کرتی ہے؟

اس بات کا انحصار بڑی حد تک ان لوگوں کے طرز فکر و عمل پر ہے جو اپنے آپ کو دین حق کا پیروکار سمجھتے ہیں اگر یہ لوگ صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات اور آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہو جائیں تو وہ نہ صرف خود دین و دنیا کی کامیابیوں سے اپنے دامن کو مالا مال کر سکتے ہیں بلکہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو ضلالت و گمراہی سے نکال کر فلاح و کامرانی کی راہ پر گامزن کر سکتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر انسان کی رہنمائی کرتا ہے اور ایسے اصول اور ایسا اسلوب حیات پیش کرتا ہے جو انسانی مساوات، عالمی اخوت اور امن عالم کا پیغامبر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”تمام انسان اللہ کے نزدیک برابر ہیں۔ گورے کو کالا پر اور عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت نہیں۔ بلکہ تقویٰ وجہ امتیاز و اکرام ہے۔“ جیسا کہ قرآن مجید کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ﴾ یعنی ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک صاحب عزت و تکریم وہ ہے جو تقویٰ میں سب سے آگے ہے۔“

ابراہام لنکن نے دنیا میں اس وجہ سے بڑی شہرت حاصل کی تھی کہ اس نے شمالی امریکہ میں غلاموں کو آزادی دی تھی۔ حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے صدیوں پیشتر یہ عمل خود کر کے دکھلایا اور تکریم انسانیت کے پیش نظر آپ غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا کرتے تھے۔ اس وقت معاشرے میں غلاموں کو جس حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اسلام نے اسی قدر ان کو عظمت عطا کی۔ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ ہو یا سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ اس معاشرے میں بلال کو وہ عظمت نصیب ہوئی کہ انہیں مؤذن بنا کر بلند و بالا کر دیا۔ جب کہ ان کا تلفظ درست نہیں تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم ﷺ ظاہری الفاظ پر نہ جانتے تھے بلکہ ان کی نظریں اس جذبہ پر تھیں جو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے دل کی گہرائیوں میں کروٹیں لے رہا تھا۔

دنیا میں دو بڑے معاشی نظام برسر پیکار رہے۔ ایک طرف سرمایہ دارانہ نظام ہے تو دوسری طرف سوشلزم جو کمیونزم کی ترقی یافتہ شکل تھا۔ جواب دم توڑ چکا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام رو بہ زوال ہے۔ دنیا اس حقیقت کو فراموش کر چکی

بشیر الانصار
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس
ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن وحدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 آئینہ سلسلہ کا پیغام دنیا والوں کے نام (خلیفہ)
- 9 پردہ... عفت وغیرت کا محافظ
- 12 اسلام میں تجارت کے چند بنیادی اصول
- 15 اطاعت رسول کے عملی تقاضے
- 16 مولانا محمد اسحاق بھٹی... علم کا سمندر تھے
- 22 علماء اہل حدیث کی خدمات
- 23 یاد رفتگان
- 24 کاروان بیداری ملت چینیٹ میں
- 25 اخبار الجماد

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل زمریئر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ”اہل حدیث“
چوک اہل حدیث (المعرفہ بقیچوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
ہذریہوی بی	650/- روپے
بیرون ممالک سے	6000/- روپے
نی پرچہ	20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المشر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ہے کہ اسلام ہی وہ فطری نظام زندگی ہے جو انسانیت کو تباہی سے بچا سکتا ہے لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی اقدار کو زندگی کا محور بنایا جائے۔

دہشت گردی کے خلاف پاکستان بھارت کی نسبت زیادہ سنجیدگی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ امیر محترم

دہشت گردی میں را کے ملوث ہونے کے دعوے کیے گئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے کتنے مقدمات بھارت میں درج کروائے؟

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف پاکستان بھارت کی نسبت ضرورت سے زیادہ سنجیدگی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ ہمارا دفتر خارجہ دہشت گردی میں را کے ملوث ہونے کے ہزار بار دعوے کر چکا ہے، سوال پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان نے آج تک کتنے مقدمات بھارت میں درج کروائے ہیں؟ گوجرانوالہ میں پٹھان کوٹ مقدمے کے اندراج پر اپنے رد عمل میں انکا کہنا تھا کہ مشیر برائے امور خارجہ سرتاج عزیز متعدد بار اظہار کر چکے ہیں کہ بھارت پاکستان میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہے اور اقوام متحدہ میں پاکستان کی سفیر ملیہ لودھی نے اس حوالے سے دستاویزی شواہد سیکریٹری جنرل بان کی مون کو فراہم کیے ہیں۔ قوم کو بتایا جائے کہ ان ثبوتوں پر آج تک کیا پیش رفت ہوئی؟ امریکہ کو بھارتی دہشت گردی کے ثبوت فراہم کرنے کے باوجود امریکہ کا رویہ جانبدار رہا ہے۔ اس نے ہمیشہ بھارت کو ترجیح دی۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ بھارت کی انسداد دہشت گردی سکواڈ کے مطابق مالیکاؤں بم دھماکہ کی سازش کے الزام میں گرفتار کرنل پروہت نے ہی سمجھوتہ ایکسپریس میں ہونے والے دھماکے کے لیے دھماکہ خیز مواد فراہم کیا تھا۔ آج تک اس کیس کی پیروی کیوں نہیں کی گئی۔ دہشت گردی کے خاتمے کے لیے یکطرفہ ٹریفک نہیں چل سکتی اگر پٹھان کوٹ کے واقعہ میں پاکستانی لوگوں کے ملوث ہونے کے ٹھوس شواہد ہیں تو اس کی ضرورت تحقیقات ہونی چاہئیں مگر یک طرفہ نہیں۔

بے لاگ احتساب کے بغیر عدل اجتماعی کا قیام ناممکن ہے۔ پروفیسر ساجد میر

ملک میں احتساب کلچر صحیح معنوں میں پروان نہیں چڑھ سکا۔ احتساب کے لیے قانونی تقاضوں کی تکمیل ناگزیر ہے۔

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ بے لاگ احتساب کے بغیر عدل اجتماعی کا قیام ناممکن ہے۔ احتساب کے لیے قانونی تقاضوں کی تکمیل ناگزیر ہے۔ جلد بازی ناچختہ شہادت، ظن و گمان یا شک کی بنیاد پر کبھی احتساب کی اجازت نہیں دی جانی۔ تاہم قانونی تقاضوں کی تکمیل کے بعد احتساب اور انصاف سے گریز خلاف اسلام ہے۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ خود احتسابی کا تصور اسلامی تعلیمات کا خاصہ ہے، جو کسی اور نظام عدل و احتساب میں موجود نہیں، ہمیں دنیا و آخرت کے احتساب کے لیے ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ احتساب سے چشم پوشی اور دوہرے معیار کی وجہ سے بنی اسرائیل منصب امامت عالم سے محروم ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام احتساب کے نتیجے میں زمین پر بھیجے گئے۔ اسلامی نظام احتساب میں کوئی بھی احتساب کے عمل سے بالاتر نہیں۔ آپ ﷺ نے اپنے آپ کو احتساب لیے سب کے سامنے پیش کیا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ بدقسمتی سے صحیح معنوں میں پاکستان میں کسی کا احتساب نہیں ہوا۔ احتساب سے کوئی ادارہ بالاتر نہیں مگر بدقسمتی سے پاکستان میں احتساب کا کوڑا زیادہ تر سیاستدانوں پر برسایا گیا۔ جمہوریت کی پیٹھ پر چھرا گھونپنے والوں اور ملک توڑنے والوں کا کبھی احتساب نہیں کیا گیا۔ ملک میں احتساب کا کلچر صحیح معنوں میں پروان نہیں چڑھ سکا۔ سیاسی عداوتوں اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور بلیک میلنگ کے لیے احتساب کو ہمیشہ سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا۔

احتساب بلا تفریق ہونا چاہیے نیب اگر عیب زدہ ہے تو اس کے عیب دور ہونے چاہئیں۔ امیر محترم

پاکستان میں سب سے زیادہ احتساب سیاستدانوں کا ہوا ہے ملک توڑنے والوں اور جمہوریت پر شب خون مارنے والوں کا کبھی احتساب نہیں ہوا

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ احتساب بلا تفریق ہونا چاہیے۔ نیب اگر عیب زدہ ہے تو اسکے عیب دور ہونے چاہئیں۔ پاکستان میں سب سے زیادہ احتساب سیاستدانوں کا ہوا ہے۔ ملک توڑنے والوں اور جمہوریت پر شب خون مارنے والوں کا کبھی احتساب نہیں ہوا۔ سعودی عرب کے دورے سے واپسی پر علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر کارکنوں اور میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے انکا کہنا تھا کہ احتساب کے نام پر انتقام بھی نہیں ہونا چاہیے اور کسی بدعنوان کو معافی بھی نہیں ملنی چاہیے۔ ماضی میں نیب کے ادارے کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا۔ سیاستدانوں کو بلیک میل بھی کیا گیا۔ یہ رویہ قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس پارٹی میں بھی بدعنوان لوگ موجود ہیں اگر انکے خلاف ثبوت موجود ہیں تو ضرور انہیں کٹہرے میں لانا چاہیے مگر احتساب میں انتقام کی بو نہیں آنی چاہیے۔

ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ

Mob: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

وراثتی حصہ اور اس کا نفع

سوال میرے والد صاحب فوت ہوئے تو میرے بھائی تقسیم وراثت میں پس و پیش کرتے رہے اور میرے وراثتی حصے سے فائدہ اٹھاتے رہے اس دوران وہ حج وغیرہ بھی کرتے رہے۔ کیا شرعی طور پر انہیں میرے حصے سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے؟

جواب جب کوئی انسان فوت ہوتا ہے تو موت کی چٹکی آتے ہی اس کا ترکہ شرعی ورثاء کے نام منتقل ہو جاتا ہے میت کی تجہیز و تکفین اور تدفین سے فراغت کے بعد مگر کے سربراہ کو چاہیے کہ میت کے ذمے جو قرض ہے میت کے ترکہ سے اسے اتارے اور اگر اس نے کوئی جائز وصیت کی ہے تو شرعی حد میں رہتے ہوئے اسے پورا کیا جائے۔ پھر تقسیم ترکہ کی طرف توجہ دے جس کا جتنا حصہ بنتا ہے اسے دے دیا جائے ترکہ کی تقسیم میں پس و پیش کرنا شرعاً جائز نہیں اسے تقسیم نہ کرنا اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو مدت دراز تک جہنم میں رہنے کی وعید سنائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”(تقسیم ترکہ) یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں جو انسان اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس کے برعکس جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کردہ حدود سے نکلنے کی کوشش کرے گا اللہ اسے جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ نیز ایسے لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔“ (النساء: ۱۳۶)

صورت مسئلہ میں بڑے بھائی کو چاہیے کہ مندرجہ بالا آیات کے پیش نظر اپنے باپ کے ترکہ سے چھوٹے بھائی کا جو حصہ بنتا ہے اسے فوراً ادا کرے اور اس کے حصے سے جو نفع کمایا ہے وہ بھی بھندہ حصہ اسے واپس کرے۔ اس نے تقسیم ترکہ سے پہلے جو حج وغیرہ کیا ہے وہ شرعی طور پر ادا تو ہو گیا ہے لیکن ان کی برکات سے وہ محروم ہے کیونکہ اسے پہلے اپنے بھائی کا حق دے کر خود کو سبکدوش کرنا چاہیے تھا۔ اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہے اور پاکیزہ مال کو ہی قبول کرتا ہے۔ بہر حال اب بھی اس کی حلالی حقوق کی ادائیگی اور توبہ و استغفار سے ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم!

ترکہ میں بھائی کا حصہ

سوال میری بہن زچگی کے دوران فوت ہو گئی پسماندگان میں اس کی بیٹی خاندنہ والدہ اور ہم دو بھائی موجود ہیں اس کے خاندنہ نے بہن کی تمام جائیداد پر قبضہ کر رکھا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے بھائیوں کا کوئی حصہ نہیں اس کی وضاحت فرمائیں؟

جواب مرنے کے بعد میت کے مال و اسباب اور جائیداد کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”مردوں کے لیے اس مال سے حصہ ہے جو والدین اور قرہمی رشتہ دار چھوڑ جائیں اس طرح عورتوں کے لیے بھی اس مال سے حصہ ہے جو والدین اور قرہمی رشتہ دار چھوڑ جائیں۔ خواہ یہ ترکہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہر ایک کا طے شدہ حصہ ہے۔“ (النساء: ۷)

اس آیت کے مطابق مرنے والے کی جائیداد کم ہو یا زیادہ متحول ہو یا غیر متحول بہر حال وہ قابل تقسیم ہے۔ اسی طرح کسی رشتہ دار کا حصہ زیادہ ہو یا تھوڑا اسے بہر حال ملنا چاہیے۔ اسے دینے سے پہلے ہی دباؤ ڈال کر محاف کرنا غلط رسم ہے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ صورت مسئلہ میں عورت دوران زچگی فوت ہوئی ہے اس کا سامان چیز زیورات حق مہر اور فرنج وغیرہ قابل تقسیم ہے۔ سوال کے مطابق شرعی ورثاء چار ہیں ان کے حصص کی تفصیل درج ذیل ہے:

- ⊗ خاندنہ ۱/۳ اٹلے گا کیونکہ میت کی اولاد موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بیویوں کی اگر اولاد ہے تو تمہارا (خاندنہ) کا چوتھا حصہ ہے۔“ (النساء: ۱۱)
- ⊗ والدہ کو چھٹا حصہ ملے گا کیونکہ میت کی اولاد موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”والدین میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے بشرطیکہ میت کی اولاد ہو۔“ (النساء: ۱۱)
- ⊗ بیٹی کو ترکہ سے نصف دیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر بیٹی ایک ہے تو اس کا ترکہ ۱/۲ ہے۔“ (النساء: ۱۱)
- ⊗ دو بھائی حصے داروں سے بچا ہوا مال لیں گے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”حقدار حصہ لینے والوں کو ان کا حق دو اور جو حج رہے وہ میت کے مذکر قرہمی رشتہ دار کو دیا جائے۔“ (بخاری المرقع: ۶۷۳۲)

پیش آمدہ صورت میں بارہ کے ہند سے کو بنیاد بنا کر تقسیم کی جائے ان میں سے تین حصے خاوند کو دو حصے والدہ کو چھ حصے بیٹی کو اور بچا ہوا ایک حصہ دونوں بھائیوں کو دے دیا جائے سہولت کے پیش نظر تقسیم کی صورت اس طرح ہے:

خاوند	والدہ	بیٹی	دو بھائی
۱/۴ (۳)	۱/۶ (۲)	۱/۲ (۶)	عصبہ (۱)

نوٹ: جہیز کا جو سامان استعمال ہو چکا ہے اس کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم!

صاحب اولاد بیٹی کا حصہ

سوال میرے والد فوت ہوئے اس وقت ان کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا موجود تھا ایک بیٹی شادی شدہ تھی اس کا خاوند اور ایک بیٹا موجود ہے۔ وہ والد کی وفات کے بعد فوت ہوئی کیا والد کی جائیداد سے اسے حصے ملے گا؟ اگر ملے گا تو وہ کیسے دیا جائے گا؟

جواب مرنے والے کی جائیداد سے حصے لینے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ وارث متوفی کی وفات کے وقت زندہ ہو اس سے پہلے فوت ہونے والے رشتہ داروں کو حصہ نہیں ملتا صورت مسئولہ میں جب بزرگ فوت ہوئے ہیں تو اس وقت ان کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا موجود تھا دو بیٹیوں میں سے ایک شادی شدہ تھی جس کا خاوند اور بیٹا زندہ ہے اور وہ خود باپ کی وفات کے بعد فوت ہو چکی ہے اس لیے باپ کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کے چار حصے کیے جائیں گے۔ ان میں سے دو حصے بیٹے کو اور ایک ایک حصہ بیٹیوں کو دے دیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے متعلق تاکید کر دیتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہو۔“ (النساء: ۱۱)

شادی شدہ بیٹی کو جو ایک حصہ ملا ہے وہ آگے اس کے بیٹے اور خاوند کو دے دیا جائے کیونکہ جب یہ فوت ہوئی تھی تو اپنے باپ کی جائیداد سے حقدار بن چکی تھی۔ اب اس کے حصے کو اس کے شرعی ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے شرعی ورثاء اس کا بیٹا اور خاوند ہے۔ واضح رہے کہ مرنے والے کی جائیداد کو شرعی ضابطے کے مطابق فوراً تقسیم کر دینا چاہیے تاکہ بعد میں اٹھنے والے فتنوں سے بچا جاسکے بصورت دیگر بہت سے فتنے کھڑے ہو جاتے ہیں جو ورثاء کی پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں۔ واللہ اعلم!

نزول عیسیٰ علیہ السلام

سوال ہمارے ہاں کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ آخری زمانے میں اب نازل نہیں ہوں گے۔ مسلمانوں کو ایسا عقیدہ نہیں رکھنا چاہیے اس مسئلہ کے متعلق وضاحت کر دیں؟

جواب یہودیوں کا یہ دعویٰ قرآن کریم میں بیان ہوا ہے کہ انہوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے اور سولی پر چڑھا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعویٰ کی تردید کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہودیوں کے یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو اللہ کے رسول تھے قتل کر دیا ہے (اللہ تعالیٰ نے ان کو ملعون کر دیا) انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی انہیں سولی پر چڑھایا ہے۔“

بلکہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا ہے۔“ (النساء: ۱۵۸)

رسول اللہ ﷺ نے اس عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قریب ہے کہ تم میں ابن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں جو صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، بزیہ بھی ختم کریں گے اور مال و دولت کی اس قدر فراوانی ہو جائے گی کہ اسے کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔“ (بخاری الانبیاء: ۳۳۳۸)

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو اس کی تصدیق میں یہ آیت پڑھ لو ”اور اہل کتاب سب کے سب سیدنا مسیح عیسیٰ علیہ السلام پر اس کی موت سے پہلے ضرور ایمان لائیں گے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔“ (النساء: ۱۵۹)

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق متواتر احادیث ہیں ان میں آپ کے نزول اور مقام نزول کی وضاحت ہے لہذا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کسی طرح بھی درست نہیں۔





امت مسلمہ کا پیغام دنیا والوں کے نام

متنم — جناب ہاشم یزانی / جناب عبدالقیم عبدالستار — ترجمانی — جناب حافظ یوسف سراج — تاریخ — 9 جمادی الاولیٰ 1437ھ / 19 فروری 2016ء

روئے زمین کا وارث وہی بنے گا جو نیابت و خلافت کی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ﴾ ﴿الأنبياء﴾
”اور زبور میں ہم نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں۔“

یہ نیابت و جانشینی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے، اس کے دستور کو نافذ کیا جائے، نیکی اور اصلاح پسندی کو فروغ دیا جائے، قول و عمل، جدید ایجادات اور تعلیم و تعلم کے ذریعے تعمیر و ترقی اور حیات انسان کو بہتر کیا جائے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَا يُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينُهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَا يَجْعَلَ لَّهُمْ سَبِيلًا﴾ ﴿البقرة﴾
”اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے اُن لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اُسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح اُن سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے، اُن کے لیے اُن کے اُس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دے گا جسے اللہ تعالیٰ نے اُن کے حق میں پسند کیا ہے، اور اُن کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے بدل دے گا، بس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔“

رسول اکرم ﷺ نے مومن انسان کو مجبور کے درخت سے تشبیہ دی ہے کیونکہ جس طرح اس درخت کی ہر

اللہ تعالیٰ کے کمال اور اس کے علم کی وسعت کی سب سے بڑی دلیل خود انسان کی تخلیق ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے بڑے ہی خوبصورت انداز میں پیدا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے اہل ضابطوں کا تقاضا تھا کہ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے زمین پر خلیفہ مقرر کرے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ ﴿الاعراف﴾
”موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو، زمین اللہ کی ہے، اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے، اور

نبات و جانشینی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے، اس کے دستور کو نافذ کیا جائے، نیکی اور اصلاح پسندی کو فروغ دیا جائے، قول و عمل، جدید ایجادات اور تعلیم و تعلم کے ذریعے تعمیر و ترقی اور حیات انسان کو بہتر کیا جائے۔

آخری کامیابی انہی کے لیے ہے جو اس سے ڈرتے ہوئے کام کریں۔“
یہ نیابت و خلافت درحقیقت ایک امتحان اور آزمائش ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿قَالُوا أَوْ دِينًا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَلَىٰ رَبِّكُمْ أَنْ يَهْدِيَكُمْ عَذْوَكُمْ وَاسْتَخْلَفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرْ كَيْفَ تَعْمَلُونَ﴾ ﴿الاعراف﴾
”اس کی قوم کے لوگوں نے کہا تیرے آنے سے پہلے بھی ہم ستائے جاتے تھے اور اب تیرے آنے پر بھی ستائے جا رہے ہیں، اس نے جواب دیا ”قریب ہے وہ وقت کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تم کو زمین میں خلیفہ بنائے، پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔“

جس اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اس کی ساخت بخشی، پھر اس کو زندگی گزارنے کا راستہ بتایا، اسی اللہ کی حکمت ہے کہ اس نے انسان کو زمین پر خلیفہ بنا کر بھیجا، جو اس کے احکامات کو قائم کرتا ہے۔ اس کی کارگیری کے عجب کو نمایاں کرتا ہے۔ تخلیق کائنات میں چھپے اسرار و رموز کو واضح کرتا ہے اور اس کے احکامات میں بھیجی حکمتوں اور فوائد کو کھول کر بیان کرتا ہے۔

خلیفہ بنانے والا ہوں انہوں نے عرض کیا: کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں، جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خونریزیاں کرے گا؟ آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کے لیے تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں؟ فرمایا: میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے۔“
جس اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اس کی ساخت بخشی، پھر اس کو زندگی گزارنے کا راستہ بتایا، اسی اللہ کی حکمت ہے کہ اس نے انسان کو زمین پر خلیفہ بنا کر بھیجا، جو اس کے احکامات کو قائم کرتا ہے۔ اس کی کارگیری کے عجب کو نمایاں کرتا ہے۔ تخلیق کائنات میں چھپے اسرار و رموز کو واضح کرتا ہے اور اس کے احکامات میں بھیجی حکمتوں اور فوائد کو کھول کر بیان کرتا ہے۔

حمد و ثناء کے بعد: میں آپ کو اور اپنے آپ کو اللہ کا تقویٰ اپنانے کی تلقین کرتا ہوں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ﴿ال عمران﴾
”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔“

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ سُبْحِحٌ بِحَدِّكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ ﴿البقرة﴾
”پھر ذرا اس وقت کا تصور کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں انہوں نے عرض کیا: کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں، جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خونریزیاں کرے گا؟ آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کے لیے تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں؟ فرمایا: میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے۔“

جس اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اس کی ساخت بخشی، پھر اس کو زندگی گزارنے کا راستہ بتایا، اسی اللہ کی حکمت ہے کہ اس نے انسان کو زمین پر خلیفہ بنا کر بھیجا، جو اس کے احکامات کو قائم کرتا ہے۔ اس کی کارگیری کے عجب کو نمایاں کرتا ہے۔ تخلیق کائنات میں چھپے اسرار و رموز کو واضح کرتا ہے اور اس کے احکامات میں بھیجی حکمتوں اور فوائد کو کھول کر بیان کرتا ہے۔

خلیفہ بنانے والا ہوں انہوں نے عرض کیا: کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں، جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خونریزیاں کرے گا؟ آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کے لیے تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں؟ فرمایا: میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے۔“

جس اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اس کی ساخت بخشی، پھر اس کو زندگی گزارنے کا راستہ بتایا، اسی اللہ کی حکمت ہے کہ اس نے انسان کو زمین پر خلیفہ بنا کر بھیجا، جو اس کے احکامات کو قائم کرتا ہے۔ اس کی کارگیری کے عجب کو نمایاں کرتا ہے۔ تخلیق کائنات میں چھپے اسرار و رموز کو واضح کرتا ہے اور اس کے احکامات میں بھیجی حکمتوں اور فوائد کو کھول کر بیان کرتا ہے۔

خلیفہ بنانے والا ہوں انہوں نے عرض کیا: کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں، جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خونریزیاں کرے گا؟ آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کے لیے تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں؟ فرمایا: میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے۔“

کے تمام اقدامات اسے فضیلت کی طرف لے جاتے ہیں۔ مسلمان خاتون بھی زندگی میں اپنی ذمہ داری کا خیال کرتی ہے، معاشرے میں فضیلت برقرار رکھتا، اس کی نگرانی کرتا، بیوی اور ماں کا کردار نبھاتا اور اچھے معاشرے کی بنیاد رکھتا، مسلمان خاتون کے فرائض میں شامل ہے۔ نیک عورت اپنے خاندان کیلئے باعث سکون و اطمینان ہوتی ہے اور اس کے وجود سے گھر محبت اور خوش بختی کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ وہ بڑے ہی ذوق، جذبے اور دلدل جمعی سے اپنے گھر کا خیال رکھتی ہے۔

اسلامی اصولوں کے مطابق اپنے بچوں کی پرورش کرتی ہے، انبیاء کرام اور اسلام کی نامور شخصیات کے قصے سنا کر وہ اپنے بچوں کی نیک تربیت کرتی ہے اور انہیں دینی معلومات سکھاتی اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت ان پر واضح کرتی ہے۔

مسلمان نوجوان کا پیغام یہ ہے کہ وہ مسلمان

ہونے کو اپنے لیے باعث شرف جانے، اپنے ایمان کو مضبوط بنانے، دین کا فہم حاصل کرے، اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرے، اپنی عقل کو پاک رکھے،

اپنی اصلاح کی کوشش کرے، معاشرے کی امن و سلامتی کی حفاظت کرے، اپنے عیبوں کی اصلاح کرے۔ حالات و واقعات کو اچھی طرح سمجھے اور علم کے تمام شعبوں سے استفادہ کرے۔

غیر مسلم ملکوں میں رہائش پذیر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے دینی اخلاق اور احکامات پر عمل کرتے ہوئے عمدہ نمونہ پیش کرے اور اسلام کا روشن اور معتدل چہرہ پیش کرے۔ اسلامی عقائد اور اخلاق کی صحیح صورت لوگوں کے سامنے پیش کرے۔ لوگوں کے لیے سب سے زیادہ خیر خواہ اور نفع بخش مسلمان ہی ثابت ہوتے ہیں اور انسانیت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے بھی مسلمان ہی ہوتے ہیں۔

اسلامی میڈیا کا پیغام بھی بہت عظیم اور اہم ہے، کیونکہ اس کا دائرہ اور تاثر بہت زیادہ ہے اور اسلامی پیغام دوسروں تک پہنچانے اور اس کا دفاع کرنے میں اس کا کردار بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا

قارغ رہنے سے بڑی رذائل جنم لیتی ہیں۔ صاحب پیغام سب سے پہلے اپنے آپ کی اصلاح اور محاسبہ کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ دوسروں کو نفع پہنچاتا ہے، ان کی اصلاح کرتا اور ان کا خیال رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بلند ہمتی، منزل کی بلندی اور دین و ملت کی بھلائی کا بھی وہ خصوصی اہتمام کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”اللہ تعالیٰ کو بلند ہمتی اور اچھے اچھے کام پسند ہیں جبکہ رذیل اور گھٹیا کاموں سے نفرت ہے۔“

ذمہ دار مسلمان وہ ہے جو عدل و انصاف قائم کرتے ہوئے اپنی رعایا کے حقوق کا خیال رکھے، انہیں فائدہ پہنچانے کی کھل کوشش کرے، ان کے دین اور دنیا کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے انہیں بچائے۔ فاسق و فاجر قسم کے لوگوں کو ظلم و زیادتی، غزرائی اور بدتمشی سے باز رکھے۔

علماء کے کدھوں پر بھی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی

چھ نفع بخش ہوتی ہے۔ اسی طرح بندہ مومن میں بھی بھلائی ہی بھلائی ہوتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان کے ذمے صدقہ ہے۔“ کہا گیا: اگر اس میں صدقہ کرنے کی استطاعت نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا: ”اپنے ہاتھوں سے کمائی کرے، خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور اس سے صدقہ بھی کرے۔“ پوچھا گیا: اگر اس کی بھی اس میں طاقت نہ ہو تو؟ فرمایا: ”کسی ضرورت مند کی مدد کر دے۔“ کہا گیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو؟ فرمایا: ”نیکی اور بھلائی کا حکم دیتا رہے۔“ سوال کیا گیا: اگر وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو؟ فرمایا: ”وہ برائی سے رکا رہے، یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔“

ایک مسلمان جب اسلام کو دین قبول کر لیتا ہے تو اس کا پیغام یہی ہوتا ہے کہ وہ اس دین پر مضبوطی سے کار بند ہوتا اور اس کی طرف دوسروں کو دعوت دیتا ہے اور مخلوق خدا کے لیے نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح

سے وہ ایسا کارآمد فرد بن جاتا ہے جو خیر و بھلائی کا باعث بنے اور نیکی کی طرف رشت کرتا ہے۔ چنانچہ وہ دوسروں کے لیے روشنی کی کرن اور حصول برکت کا سبب بن جاتا ہے۔

اس کا دل اور زبان محبت سے لبریز ہوتے ہیں اور اس کے ہاتھ عبادت کا اعلیٰ نمونہ ہوتے ہیں کہ ہر ملے جلے دلا اس کی فیاضی سے مستفید ہوتا ہے۔

بندہ مسلم کا پیغام اور ہدف بہت بلند اور عمدہ ہوتا ہے، وہ اس کی خاطر جیتا ہے اور اس کا دفاع کرتے ہوئے زندگی بسر کرتا ہے اور مصلحت عامہ کا خیال کرتے ہوئے امن عامہ کی نگرانی کرتا ہے اور اچھے کام اور مقام و مرتبے کو اپنے بلند پیغام اور دین اسلام کی خدمت میں مسخر و مطیع کرتا ہے۔

بعض دفعہ کوئی شخص جسمانی طور پر مکمل اور فٹ ہوتا ہے لیکن اس کی زندگی میں کوئی انگ ہوتی ہے نہ ترک، نہ ہی کوئی مشغولیت اس کے پاس ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی ایسا ہدف کہ جس کے حصول کے لیے وہ جدوجہد کرے، وہ ایک بے چین سی زندگی گزار رہا ہوتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا فرمان ہے: ”اگر انسان اپنے دل کو حق میں مصروف نہیں رکھے گا تو اس کا دل باطل میں مصروف ہو جائے گا۔“

ہے، کیونکہ وہ انبیاء کے واسطے تھا، چنانچہ اس کا فرض ہے کہ وہ معاشرے سے جماعت دور کر دے، عقیدے کی خرابیوں کو ختم کر دے، شکوک و شبہات دور کر کے حق کے راستے روشن کریں اور لوگوں کو دینی معاملات کی تعلیم دیں۔ لوگوں کے بگاڑے ہوئے معاملات کو سدھارے، انہیں نیکی کا حکم دے، برائی سے روکنا اور مصیبتوں پر صبر کرنا علماء ہی کی ذمہ داری ہے۔

بندہ مسلم صحیح معنوں میں دوسرے کی تربیت تب کر سکتا ہے جب وہ دوسروں کے سامنے اپنا عملی نمونہ پیش کرے۔ اسی طرح اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ نئی نسل کی اصلاح کا بیڑا اٹھائے، عمدہ اخلاق سے خود کو آراستہ کرے تاکہ اس کا پیغام ہر دل تک پہنچ جائے، فکر کی پاکیزگی کا کام بھی ہو جائے اور انسانی زندگی میں حقیقی زندگی نظر آنے لگے، تربیت کرنے والے انسان کا اخلاق اور چال چلن دوسروں کے لیے نمونہ ہوتا ہے، اس کے کام انصاف اور فکر کی پاکیزگی پر مبنی ہوتے ہیں۔ اور اس

فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ٥﴾
 ”اے پیغمبر! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے، یقین رکھو کہ وہ کافروں کو (تمہارے مقابلہ میں) کامیابی کی راہ ہرگز نہ دکھائے گا۔“ (البقرہ)

بات اور عمل کے ذریعے سے میڈیا اسلام کی بڑی خدمت کرتا ہے، بے دینی اور برے اخلاق کا ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہے، عقل، روح اور دل کو برے اخلاق اور دین سے دوری والی فکر سے بچاتا ہے۔

امت مسلمہ دنیا والوں کے لیے امن و سلامتی اور محبت کا پیغام دیتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ سراپا رحمت و سلامتی بن کر دنیا میں تشریف لائے تھے، جن کا مقصد لوگوں کو اندھیروں سے روشنی میں لانا، انہیں وعدے کی پاسداری اور عدل و انصاف جیسے اعلیٰ اخلاقی سے آراستہ کرنا اور ظلم و زیادتی سے انہیں روکنا تھا۔

امت مسلمہ تب تک اپنا پیغام دوسروں تک پہنچانے سے قاصر رہے گی جب تک مسلمان ناز و غم، عیش و عشرت اور لہو لعب کے دلدادہ اور شہوات میں ڈوبے رہیں گے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿سُئِلَ اللَّهُ اَتَيْتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَكُنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْيِيكًا ۝﴾ (الفتح)

”یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے اور تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔“

دوسرا خطبہ

ارشاد باری ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَ قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۚ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ۚ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۚ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ قَادِرُونَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ عَظِيمًا ۝﴾

”اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہاری قصوروں سے درگزر فرمائے گا جو

شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔“

دنیا کی چکا چوند روشنیاں اور اس کے دلفریب فتنے مسلمان کیلئے پیغام شریعت پھیلانے میں رکاوٹ ہیں۔ دل میں بگاڑ پیدا کرنیوالی سب سے بڑی چیز دنیا سے لگاؤ اور اس میں رغبت ہے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے سے بھی قلبی امراض پھیلتے ہیں۔

دنیا کی رعنائیاں اور اس کی دلفریب روشنیاں مسلمان کو آخرت کی طرف متوجہ ہونے اور آخرت کیلئے عمل کرنے سے عاجز کر دیتی ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرُّكُمْ الْأَمْثَلُ الدُّنْيَا ۚ وَلَا يَغُرُّكُمْ بِاللَّهِ الْغَدُورُ ۝﴾
 ”لوگو، اللہ کا وعدہ یقیناً برحق ہے، لہذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے پائے۔“
 پھر فرمایا:

﴿كَلَّا بَلْ تُجِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۖ وَ تَذُرُونَ الْآخِرَةَ ۝﴾ (القصہ)

”ہرگز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ جلدی حاصل ہونے والی چیز (یعنی دنیا) سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔“

اے اللہ! مسلمانوں کی ہر جگہ حفاظت و نصرت فرما۔ اے اللہ! اے رب العالمین! انہیں اپنی خصوصی نصرت سے نواز دے۔ اے اللہ! یہ خالی پیٹ ہیں انہیں کھانا کھلا دے۔ یہ پیادہ ہیں انہیں سواریاں عطا فرما۔ یہ بے لباس ہیں انہیں لباس عطا فرما۔ یہ مظلوم ہیں ان کی مدد فرما۔

بقیہ اطاعت رسول کے عملی تقاضے

سمجھنے لگے۔ (تفسیر قرطبی)

بد قسمتی سے آج کے معاشرے میں بھی حضور اکرم ﷺ کی شان میں غلو اور مبالغہ سے کام لیا جا رہا ہے حالانکہ خود آپ ﷺ نے اسے سخت ناپسند اور منع فرمایا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ

”دین کے معاملہ میں غلو سے بچنا، یقیناً تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو نے ہی ہلاک کیا ہے۔“ (النسائی)
 اسی طرح ایک اور مقام پر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ
 ”تم میرے مقام و مرتبہ کو اس طرح بڑھا چڑھا نہ

دینا جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے مقام و مرتبہ میں اضافہ کر دیا تھا، بلاشبہ میں اللہ کا بندہ ہوں لہذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہا کرو۔“

بحیثیت امت محمدیہ ﷺ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم سرور دو عالم ﷺ کی اطاعت و اتباع کریں، آپ ﷺ کا ہر حکم بحالائیں اور ہر معاملے میں آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو مد نظر رکھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی محبت بھی آپ ﷺ کی اتباع میں مضمر ہے۔ ساتھ ہی آپ ﷺ کی سیرت طیبہ، اخلاق اور شان رسالت کا تذکرہ کرنے کیلئے محافل کا انعقاد کرنے سے بھی ایمان میں اضافہ اور عمل میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔ کثرت سے نبی کریم ﷺ پر آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ سے درود پڑھنا بھی حب رسول ﷺ کا تقاضا ہے کیونکہ رب کائنات نے ایمان والوں کو اپنے رسول ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ
 ”اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں، فرشتے ان کے لئے درجات کی بلندی کی دعا کرتے ہیں، اے اہل ایمان! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔“ (الاحزاب)

”آپ ﷺ کا اسم گرامی سن کر درود نہ پڑھنے والا تجنل اور بد بخت ہے۔“ (مسند احمد، سنن ترمذی)

آپ ﷺ کے لئے مقام محمود کی دعا کرنا، حضور پاک ﷺ کی آل، اہل بیت اور صحابہ کرام سے محبت اور آپ ﷺ کے دشمنوں کو دشمن سمجھنا بھی حب رسول ﷺ کے اہم ترین تقاضے ہیں جبکہ ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض، لازم اور واجب ہے اس کے لئے تن من وھن کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیے اور اپنی استطاعت سے بڑھ کر حضور اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کا تحفظ کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت کا مقصد دین اسلام کا فروغ تھا اور اس میں سرفہرست عقیدہ توحید ہے۔ خداوند کریم نے آپ ﷺ کی بعثت کے مقصد بارے فرماتے ہیں کہ اللہ وہ ذات ہے جس نے رسولوں کو ہدایت اور دین حق دے کر مبعوث فرمایا تاکہ وہ تمام ادیان (باطلہ) پر غلبہ پالے اگرچہ مشرک اس کو ناپسند ہی کریں۔ قارئین کرام! رسول کریم ﷺ کی محبت امت مسلمہ سے تقاضا کرتی ہے کہ آپ ﷺ کے مشن یعنی دین اسلام کی نشر و اشاعت اور اس کے فروغ کیلئے ہر طریقے سے جدوجہد کرے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خود ساختہ رسومات کی بجائے حقیقی معنوں میں محب رسول ﷺ بننے اور اس کے تمام عملی تقاضے پورے کرنے کی سعادت و توفیق عطا فرمائے (آمین)

نے عورت کو گھر کی مالکہ، افراد کی معمار اور تہذیب کی نگران بنایا ہے۔ اس نے پردے کی سختی سے تعلیم دے کر عورت کو اسرار میں چھپا کر اس کو عظمت و عزت دی ہے۔ دنیاوی امور میں سرگرم اور نگران مرد بھی جب گھر جاتا ہے تو عورت اس کے موجود ہونے کے باوجود گھر کی مالکہ ہوتی ہے۔

بچے کی ابتدائی تعلیم اس کی زندگی بناتی ہے، اسلام نے عورت کو گھر میں بٹھا کر افراد کی تعمیر و تربیت کا ذمہ دار بنا دیا ہے اور کون نہیں جانتا کہ افراد کی تعمیر سے ہی اقوام ممالک کی تعمیر ہوتی ہے۔

عورت سرعام رسوا ہونے کے لیے نہیں بلکہ گھر میں بیٹھ کر ملک و ملت کی تعمیر کے لیے پیدا ہوئی ہے۔ وہ لہو و لعب و ہوس پرستی کا سامان نہیں بلکہ جسم کے چھپانے اور ڈھانپنے کا لباس ہے۔ اس کی جگہ بازار نہیں (کہ لوگ آوازیں کیوں اور چھیڑ چھاڑ کے ذریعے بدستی کریں) بلکہ گھر ہے۔ (کہ کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت بھی نہ کرے۔) یہ پاؤں کی جوتی نہیں، دل کی مالکہ ہے۔ اس کا ادب و احترام مرد کی نسبت تین چوتھی زیادہ ہے۔ جنت اس کی تہذیب کے سبب اس کے قدموں کے نیچے ہے۔

اللہ تعالیٰ اصدق الصادقین و احسن القائلین اور تمام بھیدوں کے جاننے والے ہیں وہ جو فرماتے ہیں ہماری فلاح و بہبود کے لیے ہماری ناقص سوچ وہ بات نہیں سمجھ سکتی جو وہ ہمارے فائدے کے لیے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی پاک اور شک و شبہ سے مبرا کتاب حکیم میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ يَذْنِبْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (الاحزاب: ۵۹)

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (الاحزاب: ۳۳)

یعنی مسلمان عورتیں برقع پہن کر اپنے بدن (چہرے اور ہاتھوں سمیت) ان کے اندر چھپا لیں، جاہلیت

پردہ.....

عفت و غیرت کا محفظہ

مختصر

جناب ابوالحسن الہی پسروری

لیے ہیں، انہیں سرعام و سر بازار نگے سر کر دیا ہے اور ہم بے غیرت بنے تماشہ دیکھ رہے ہیں۔

ہمیں اپنی ماں کی عظمت، بہن کی عزت، بیٹی کی عفت اور اپنی غیرت کے خاتمے کی کچھ پروا نہیں یا للعجب! (انا للہ وانا الیہ راجعون) یہ قیامت کی نشانی! قیامت سے پہلے قیامت ہے۔ مجھے ایک نو مسلم، فرانس کے ماہر طبیات ڈاکٹر ہنزہ کے اسلام میں دخول کے اسباب سے ایک بات بہت پسند آئی ہے، لکھتے ہیں:

”میں شروع سے معاشرہ کی رنگا رنگ اورنگی سرگرمیوں سے نالاں تھا۔ میں جب دیکھتا کہ میری ماں اور بہنیں دوسروں کی ہوس بھری نگاہوں کی تسکین کا سامان ہیں تو اندر ہی اندر کڑھتا رہتا، اس معاشرے سے کہ جہاں لہو و لعب کا ذریعہ محض

دین اسلام، دین فطرت اور عظمت دینے والا دین ہے۔ اس کا ہر حکم، احکم الحاکمین کی حکمت سے لبریز ہے۔ اس کے اپنانے سے خالق کی رضا اور عزت و احترام حاصل ہوتا ہے اور چھوڑنے سے اس کی ناراضی، غضب اور ذلت نصیب بن جاتی ہے۔ اسلام نے عورت کو کھیل تماشہ بننے سے بچا کر عظمت و رفعت کے اعلیٰ مقام پر فائز کر دیا ہے۔ قبل اسلام عورت پاؤں کی جوتی، لہو و لعب کی چیز، ہوس پرستی کا لازمہ، تماشہ بیٹی کا ذریعہ اور غیر ضروری فرد سمجھی جاتی تھی۔ اسلام نے اس کو دل میں جگہ دینے کا حکم دیا، یعنی احترام کی چادر اوڑھا دی، سکرم کا لبادہ پہنا دیا، جنت کو اس کے قدموں کے نیچے رکھ دیا اور آدمیت و انسانیت کی تعمیر کی ذمہ داری یعنی اولاد کی تربیت، خانہ و خاندان کی حفاظت کا ذمہ دار مقرر کر کے ادب و شرف کے منصب پر بٹھا دیا۔

ہمیں اپنی ماں کی عظمت، بہن کی عزت، بیٹی کی عفت اور اپنی غیرت کے خاتمے کی کچھ پروا نہیں یا للعجب! (انا للہ وانا الیہ راجعون) یہ قیامت کی نشانی! قیامت سے پہلے قیامت ہے۔

مگر اسلام کے دشمنوں نے پھر اس کو شیخ محفل اور تماشہ کی چیز بنانے کی کوشش کی اور اس طرح نہ صرف عورت کو دوبارہ ذلت کی راہ پر ڈالا بلکہ اسلام

کے خلاف ناپاک سازش کی۔ وہ اس طرح کہ جب یہ عورت جو کہ افراد کی معمار ہے، گھر سے بے پروا ہو جائے گی، تربیت اولاد سے بے نیاز ہو جائے گی تو لازماً کوئی موی بن نصیر، طارق بن زیاد، محمد بن قاسم اور بخاری و مسلم جیسا مسلمانوں میں پیدا نہ ہوگا اور اس طرح اسلام مٹا چلا جائے گا۔

اسلام دشمنوں نے اسلام کے خاتمے کے لیے تعمیر انسانیت کی عمارت کی بنیادوں پر حملہ کیا ہے۔ انہوں نے اسلامی تہذیب کے حسن کو بدتہذیبی کے ماسک میں چھپا دیا ہے۔ ماؤں کو کہ جن کے قدموں کے نیچے جنت تھی، دوسروں کی عیاشی کے لیے شیخ محفل بنا کر غیرت و حمیت کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔ بہنوں کے سروں سے دوپٹے کھینچ

عورت کو بنایا گیا ہے۔ مجھے نفرت تھی سوسائٹی کی اوجھی حرکات سے، یہ نفرت بڑھتی چلی گئی۔ میں سوچتا تھا کہ جو عورت دوسروں کی تسکین کا سامان ہے، جو سرعام دعوت نظارہ دے رہی ہے اس میں اور سرعام اختلاط کرنے والے حیوانوں میں کیا فرق ہے؟ میری ماں اور بہنیں جب اس طرح سڑکوں پر نکلتی ہیں تو خود دوسروں کو اپنی طرف راغب کرتی ہیں پھر بھلا میں کس کس کی نظر کو روکوں؟ کس کے ہوس زدہ دل کو پھوڑوں؟ کس کے جنسی سوچ والے دماغ کو توڑوں؟.....!

میں مایوسیت میں گھرا ہوا تھا کہ اسلامی تعلیمات سے آگاہی ہوئی اور میرا دل باغ باغ ہو گیا کہ اس

کے زمانے کی طرح بناؤ سنگھار کر کے بازاروں میں بے پردہ نہ گھومیں اور اپنے گھروں میں قرار پکڑ کر نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں اور اللہ و رسول ﷺ کی بچی اطاعت کریں ان شاء اللہ دنیا و آخرت میں بھلا ہوگا۔

❖ تفسیر ابن کثیر (ج ۳ ص ۱۸) تفسیر جامع البیان للطبری (ج ۲ ص ۳۳) میں ہے:

ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ اپنے گھروں سے کسی ضرورت کے لیے نکلیں تو چادروں سے اپنے سروں کے اوپر سے چہروں کو ڈھانپ لیں اور (صرف) ایک آنکھ کو ظاہر کریں۔

❖ اسی صفحہ پر امام طبریؒ لکھتے ہیں کہ

ترجمہ: ابن سیرینؒ کہتے ہیں کہ جب میں نے حضرت عبیدہ (بن حارث حضرمی) سے فرمان الہی ﴿قُلْ لِّزَوَاجِکُمْ﴾ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (مجھے سمجھانے کے لیے) اپنے کپڑے سے

اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا اور ایک آنکھ سے کپڑا ہٹا دیا۔

❖ علامہ بیضاویؒ اپنی تفسیر (ج ۲ ص ۲۵۲) میں لکھتے ہیں:

”جب عورتیں کسی ضرورت کے لیے باہر نکلیں تو چہرے اور بدن کو کپڑے سے ڈھانپ لیں۔“

❖ امام ابوبکر الجصاصؒ ”احکام القرآن“ (ج ۳ ص ۳۷۲) میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: اس آیت میں دلیل ہے کہ نوجوان عورت اپنے چہرے کو اجنبی مردوں سے چھپانے کی پابند ہے۔

❖ ایسے ہی تفسیر ابوسعود (ج ۴ ص ۴۲۳) اضواء البیان (ج ۶ ص ۵۹۷) میں ہے کہ ”عورت کے چہرے کا

پردہ قرآن پر عمل کرنا ہے۔“ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلْنَهُنَّ مِنْ وَرَائِهِنَّ حِجَابًا﴾ (الاحزاب: ۵۳)

”کہ (اے مومنو!) جب تم ازواج النبی ﷺ سے

کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے۔“

یہاں یاد رہے کہ ازواج النبی ﷺ امہات المسلمین ہیں۔ جب ان کے لیے پردہ ہے تو عام عورتوں کے لیے تو بالادولی ہوگا۔

یہ بھی یاد رہے کہ پہلی آیتوں میں زینت کے چھپانے کا صریح حکم ہے اور کون نہیں جانتا کہ عورت کا سب سے زینت والا حصہ اس کا چہرہ ہے۔ بالفاظ دیگر عورت کو اپنی زینت کے اظہار سے احتراز کرنا چاہیے نہ کہ کھلے سر، جیکٹس اور جست پٹوئیں اور پا جاے پہن کر سڑکوں پر گھومتی پھریں۔

یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں مگر تنگی ہوں، مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں یعنی ایسا لباس ہو جس سے جسم کے اسرار و رموز اس کی موٹائی، چوڑائی ظاہر ہو یا ایسا تنگ ہو کہ اپنی طرف مائل کروائے وہ باعث لعنت ہے۔ ہمارے یہاں اکثر دینی ذہنیت والے گھرانوں میں برقع تو اوڑھا جاتا ہے مگر اتنا

پردہ عورت کی حیا کا محافظ ہے عورت تبھی عورت ہوتی ہے جب پردہ کرے کہ عورت کا معنی ہی راز ہے۔ جب پردہ الگ ہو جائے وہ تماشہ بن جاتی ہے۔ قدر و قیمت اسی چیز کی ہوتی ہے جو پہنچ سے دور ہو اور جو آسان ہو جائے وہ منزلت کھودیتی ہے۔

تنگ کہ مذکورہ حدیث اس پر دال ہوتی ہے۔

عورت مکمل قابل عزت و احترام ہے اس کے متعلق غلط سوچنا بھی اس کی بے ادبی ہے ایسا لباس ایسی حرکات و سکنات ایسی اشیاء جن سے عورت کے متعلق غلط سوچ پیدا ہو مذکورہ حدیث کے ضمن میں آئیں گی لہذا احتیاط کرنی چاہیے۔

پردہ اسلام میں تاکیدی امر ہے اس کے لیے لازمی ہے کہ عورت اپنے چہرے اور جسم کو چھپائے۔ چنانچہ فتح الباری (ج ۳ ص ۴۰۶) میں ہے:

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”عورت اپنے چہرے کو چادر سے اس طرح چھپائے کہ چادر سر کے اوپر سے چہرے پر ڈال لے۔“ (ترمذی: الادب مسند احمد: ج ۶ ص ۲۹۶ ابوداؤد مع عون المعبود: ج ۴ ص ۱۰۹) میں تو پردے کی سخت وعید ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میمونہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں کہ سیدنا عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور یہ آیت حجاب کے نزول کے بعد کی بات ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان سے پردہ کرو۔“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! وہ تو تائیدنا ہیں نہ ہمیں دیکھتے ہیں نہ پہچانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم تو اندھی نہیں کیا تم اسے نہیں دیکھتی؟“

غور کیجئے! مرد کا عورت کو دیکھنے کی نسبت عورت کا مرد کو دیکھنا کتنے فتنے کا سبب ہے۔ نیز یہاں معاملہ ایک عظیم القدر صحابی اور امہات المؤمنین کا ہے۔ مگر آپ ﷺ نے سختی سے حکم دیا کہ پردہ کیا جائے کہ پردہ عورت کی عظمت اور تقدس کی علامت ہے۔

سنن ابی داؤد کتاب الجہاد میں ہے: قیس بن شماس کہتے ہیں کہ سیدہ ام خلدہ رضی اللہ عنہا نقاب پہن کر نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے مقتول بیٹے کے متعلق پوچھنے کے لیے آئیں، بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے حیرت زدہ ہو کر (ان سے) کہا: [جنت تسألین عن ابنک وانت متنفقة] کہ ”آپ اپنے بیٹے کے متعلق پوچھنے آئی ہیں اور نقاب پہن کر۔“ (حالانکہ بیٹے کی ایسی خبر سن کر تو ایک ماں کو تن بدن کا ہوش نہیں رہتا اور آپ باپردہ ہو کر آئی ہیں) تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنا بیٹا قربان کیا ہے اپنی حیا نہیں۔

قربان جاؤں کتنا بہترین جواب ہے کہ پردہ عورت کی حیا کا محافظ ہے عورت تبھی عورت ہوتی ہے جب پردہ کرے کہ عورت کا معنی ہی راز ہے۔ جب پردہ الگ ہو جائے وہ تماشہ بن جاتی ہے۔ قدر و قیمت اسی چیز کی ہوتی ہے جو پہنچ سے دور ہو اور جو آسان ہو جائے وہ منزلت کھودیتی ہے۔

ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا بھی ایک واقعہ نہایت اہمیت کا حامل ہے جو بخاری و مسلم میں ہے کہ آپ کے والد کی لوٹری سے کسی نے بد فعلی کی جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسے آنحضرت ﷺ نے [الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ] کے تحت سیدہ سودہ کا بھائی قرار دیا مگر ساتھ ہی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کا حکم بھی دے دیا۔ چنانچہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے ساری عمر اس سے پردہ کیا کہ (وہ حقیقی بھائی نہ تھے)

اللہ! کیا بات ہے اطاعت رسول ﷺ کی۔

احادیث میں مسلمان عورتوں کی ان چادروں کی لمبائی کہ جن سے وہ پردہ کرتی تھیں یہ بتائی گئی ہے کہ وہ زمین پر گھسٹی ہوئی جانی تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ میں بھی یہی ہے کہ میں سوئی ہوئی تھی کہ صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون! پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی۔ لَفْخَمَرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي [تو میں نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔

❊ روائع البیان (ج ۲ ص ۲۸۲) میں ہے کہ عورت کے لیے اجنبی مردوں کے سامنے چہرہ چھپانا اور اس کا نہ کھولنا واجب ہے ہاں البتہ پیغام نکاح اور احرام حج میں کھلا رکھا جاسکتا ہے کیونکہ یہ عبادت کا وقت ہے جس میں فتنہ کا ڈر نہیں، دیگر اوقات میں کھلا رکھنا ناجائز ہے اور جو لوگ اس کو جائز کہتے ہیں وہ شریعت اسلام کو نہیں سمجھتے۔

❊ مسند احمد، بیہقی، ابوداؤد ابن ماجہ اور ابن خزیمہ وغیرہ

کتب حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (بخاری، مشکوٰۃ ابن الجارود ص ۱۶۹) کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ احرام میں تھیں جب لوگوں کے قافلے

ہمارے قریب سے گزرتے تو ہم اپنے چہروں کے آگے چادریں کر لیتی تھیں اور جب لوگ گزر جاتے تو چہرے کھول لیتی تھیں۔ غور کیجیے کہ رخصت ہونے کے باوجود اتنی احتیاط تھی۔

❊ روایت البیان (ج ۲ ص ۱۰۴) میں ہے: صحیح یہی ہے کہ عورت کا سارا بدن ہی عورت (پردہ) ہے۔

❊ امام احمد فرماتے ہیں کہ ناخن بھی پردے میں شامل ہیں۔

❊ المغنی لابن قدامہ (ج ۶ ص ۹) میں ہے:

ترجمہ: امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی مطلقہ کے ساتھ کھانا بھی نہ کھائے کہ وہ اس کے لیے اجنبی بن چکا ہے۔ اس لیے جائز نہیں کہ وہ اس کو دیکھے۔ کھانا کھانے سے اس کے ہاتھوں پر نظر جائے گی جو اس کے لیے حلال نہیں (کہ غلط

سوچ سکتا ہے۔)

وہ بہترین معاشرہ جس کی صحت کی قسم کھائی جاسکتی ہے آپ ﷺ کے دور کا معاشرہ ہے جس میں شدید ضرورتوں کا لحاظ رکھا گیا، لیکن عورت کو بے پردہ نہ کیا گیا۔ عورت کی نسوانیت اور عزت کے بدترین دشمن وہ جدید دانشور ہیں جو ہمدردی، آزادی اور روشن خیالی کے پردے میں اس کی شرافت اور حیاء کو اپنی گندی خواہشات کی بھینٹ چڑھا دینا چاہتے ہیں۔ مسلم معاشرے کے لیے مار آستین زہریلے سانپ مغرب زدہ وہ لوگ ہیں جو عورت کے دین و ایمان کو ڈس لینے کے لیے بے قرار ہیں۔ قابل لعنت ہیں وہ مرد جو عورت کو گھر سے نکال کر بازاروں میں ذلیل و سوا کر دے رہے ہیں اس سے اس کا لباس چھین رہے ہیں، پہلے عورت گھر میں تھی پھر برقع میں نکلی، پھر چادر میں آئی، پھر دوپٹہ اوڑھا، آج ننگے سر صرف شلوار قمیص میں ہے، آئندہ معلوم نہیں کیا ہوگا؟ مستقبل سے خوف آتا ہے، مغربیت کے مبلغ قابل احترام ماں بہن اور بیٹی سے لباس چھین رہے ہیں۔

پس حرم دراصل اسلامی تہذیب کا سب سے مستحکم قلعہ ہے (جس کی محافظ عورت ہے) اس قلعہ کو اس لیے تعمیر کیا گیا ہے کہ یہ تہذیب اگر کبھی شکست کھا کر پسا ہو بھی جائے تو یہاں پناہ لے سکے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف آیت ۲۷ میں فرمایا ہے کہ ”اے بنی آدم! (خبردار) شیطان تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا تھا“ ان کا لباس ان سے چھینا تھا تا کہ وہ ننگے ہو جائیں۔“

آج پھر شیطان کے پیروکار خواتین سے لباس چھین کر انہیں میدان میں بھیج رہے ہیں کہ ان کو کھیل تماشہ بنائیں۔

عورت کو محرم رشتہ داروں مثلاً باپ، بھائی، بیٹا، ماموں، چچا وغیرہ سے ”ستر“ کا حکم ہے یعنی صرف چہرہ ہاتھ پاؤں کھولنے کی اجازت ہے مگر غیر محرموں سے ”حجاب“ کا حکم ہے یعنی مکمل پردہ میں رہنے کا۔ ہمارے ہاں معیشت کے نام پر معلوم نہیں عورت کو کس منزل پر پہنچانا مقصود ہے؟ کیا ہم نے عورت کے لیے بے وقعتی، اخلاقی

پستی اور گراؤ کی وہی منزل طے کر لی ہے جو مغربی عورتوں کا مقدر بن چکی ہے کہ جس پر پہنچنے کے بعد عورت اپنی نسوانیت کا حقیقی جوہر کھو چکی ہے۔ فطرت سے اس بغاوت کی وجہ سے وہاں خاندانی نظام تباہ ہو چکا ہے اور حالت یہ ہے کہ سڑکیں صاف کرنے، بوتلوں میں گاہکوں کے لیے بستر بچھانے اور اپنے جسم کی نمائش تک کوئی گھٹیا سے گھٹیا کام ایسا نہیں جو عورت کے سپرد نہ ہو۔ ایک طرف بچے ماں کی آغوش تربیت کو بری طرح ترس رہے ہیں اور گھر اپنی منتظمہ کے وجود کی رونق سے محروم اور ویران پڑے ہیں اور دوسری طرف سڑکیں، بازار اور دکانیں عورت کے حسن و جمال سے سجے ہیں۔

حرم یعنی مسلمان کا گھر ہی وہ آخری جائے پناہ ہے جہاں اسلام اپنے تمدن اور اپنی تہذیب کی حفاظت کرتا ہے۔ عورت کو جن مصلحتوں کی بنا پر اسلام نے حجاب شرعی میں رکھا ہے ان میں سے ایک بڑی مصلحت یہ بھی ہے کہ وہ سینہ تو نور ایمان سے منور ہے جس سے ایک مسلمان بچہ دودھ پیتا ہے، کم از کم وہ گود تو کفر و ضلالت اور فساد اخلاق

و اعمال سے محفوظ رہے جس میں ایک بچہ پرورش پاتا ہے۔ کم از کم اس گہوارے کے ارد گرد تو خالص اسلامی فضا چھائی رہے جس میں مسلمان کی نسل اپنی زندگی کی ابتدائی منزلوں سے گزرتی ہے۔ کم از کم وہ چار دیواری تو حیرت انگیز اثرات سے محفوظ رہے جس میں مسلمان بچے کے سادہ دل و دماغ پر تعلیم و تربیت اور مشاہدات کے اولین اثرات ثبت ہوتے ہیں۔ پس حرم دراصل اسلامی تہذیب کا سب سے مستحکم قلعہ ہے (جس کی محافظ عورت ہے) اس قلعہ کو اس لیے تعمیر کیا گیا ہے کہ یہ تہذیب اگر کبھی شکست کھا کر پسا ہو بھی جائے تو یہاں پناہ لے سکے۔ (مگر افسوس کہ اب یہ قلعہ بھی ٹوٹ رہا ہے)

یہ ہر خاندان کے سربراہ کا فریضہ ہے کہ وہ اپنی خواتین کو بد تہذیبی کے اس دام ہمرنگ زمین میں پھنسنے سے بچائے اور ان کی ایسی تربیت کرے کہ جس سے انہیں اپنے صحیح مقام اور معاشرے کی تعمیر میں اپنے صحیح کردار کا احساس ہو سکے اور وہ خود عورت کی اس مغربی طرز زندگی سے نفرت کرنے لگے جو عورتوں کا سب کچھ داؤ پر لگا دیتی ہے۔ میں پوچھتا ہوں، کیا تم لوگوں کو پسند ہے کہ تمہاری

اسلام میں تجارت کے چند بنیادی اصول

محرر: جناب مولانا محمد المالك مجاہد

تجارت کی جب بات ہوگی تو اسلام میں ایک خوشخبری ان حمار کے لیے ہے جو سچے اور امانت دار ہیں۔ اس لیے کہ کسب حلال کی دین اسلام میں بہت بڑی اہمیت ہے۔ اگر کسی شخص کا رزق حرام طریقے سے آرہا ہے تو اس کی کوئی عبادت اور کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاجْتَنِبُوا ضُلُوعًا إِنَّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (المؤمنون: 51)]

”اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سوائے پاکیزہ چیز کے کچھ قبول نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو بھی اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا اپنے رسولوں کو حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔ تم جو کچھ کرتے ہو میں اس سے باخبر ہوں۔“

پھر آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو بہت لمبا پر ہشت ستر کر کے مکہ مکرمہ پہنچتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ بارگاہ الہی میں پھیلا کر کہتا ہے: اے میرے رب! اے میرے رب! آپ ﷺ نے فرمایا:

[وَمَقْطَعُهُ حَرَامٌ، وَمَنْبَسُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَغُذْيِي بِالْحَرَامِ، فَإِنِّي يَسْتَجَابُ لَذَلِكَ] (رواہ مسلم)

”اس کا کھانا حرام کمانی سے اس کا لباس حرام کمانی سے اس کا پینا حرام کمانی سے اور وہ سارے کا سارا حرام کمانی سے پلا ہوا ہوتا ہے تو ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جائے؟“

کاشف شہزاد صاحب کا دفتر میرے دفتر سے زیادہ دور نہیں۔ میں نے اپنے دو بیٹوں عبدالغفار اور طلحہ کو بھی ساتھ لے لیا اور ہم جلد ہی کاشف صاحب کے خوبصورت دفتر میں پہنچ گئے۔ دروازے پر استقبال ہوا اور چند منٹوں کے بعد وہ اپنے دفتر کے رفقاء سے میرا تعارف کروا رہے تھے۔ انہوں نے مجھے اسلام میں تجارت کے بنیادی اصولوں اور اپنے ذاتی تجربات کے حوالے سے کچھ بیان

تاجر تھے اور نہایت کامیاب تاجر تھے۔ آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی سے پہلے ان کے مال کے ساتھ تجارت بھی کی تھی۔ آپ ان کا سامان تجارت لے کر شام گئے۔ اس زمانے میں بصری کا شہر تجارتی منڈی تھی۔ یہ شام کا مرکزی مقام تھا۔ یہاں سے دمشق بہت زیادہ دور نہیں۔ اسی طرح بیت المقدس بھی یہاں سے بہت زیادہ فاصلے پر نہیں۔ مجھے آج سے کوئی سات آٹھ سال قبل بصری شام کو دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ بڑا ہی مزا آیا۔ میری زندگی کے بہترین اور سنہرے ایام میں سے ایک دن وہ تھا جو ہم نے بصری شام میں گزارا۔ میں نے اس راہب کی خانقاہ بھی دیکھی جہاں پر میرے نبی ﷺ نے اپنے مبارک قدم رکھے تھے اور راہب نے آپ کو یہودیوں کے ڈر کی وجہ سے واپس بھجوا دیا تھا۔

مل کر کاروبار کرنے والے دونوں اشخاص جب تک آپس میں معاملات کو درست رکھتے ہیں ایک دوسرے کو دھوکہ نہیں دیتے ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں خیانت کے مرتکب نہیں ہوتے اس وقت تک ان کے بزنس میں خیر و برکت رہے گی۔

اللہ کے رسول ﷺ نے جب تجارت شروع کی تو بے حد کامیاب تاجر کے روپ میں سامنے آئے حالانکہ اس وقت تک آپ کی نبوت شروع نہیں ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی فطرت سلیمہ میں صدق و امانت کی جو خوبیاں ودیعت کی تھیں ان کی بدولت جب آپ سیدہ خدیجہ کا سامان تجارت لے کر بصری آئے تھے تو باقی لوگوں کے مقابلے میں آپ کو کہیں زیادہ منافع ہوا تھا۔ اس تجارتی سفر میں سیدہ خدیجہ کا خاص غلام میسرہ بھی آپ کے ہمراہ تھا جسے دوران سفر اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اس نے بھی آپ کی امانت دیانت شرافت اور سچائی کی گواہی دی تھی۔ اللہ کے رسول ﷺ کا لقب نبوت سے پہلے بھی صادق اور امین تھا۔ اصول

برادر عزیز انجینئر کاشف شہزاد صاحب ایک ہفتہ پہلے میرے دفتر تشریف لائے۔ انہوں نے ایک اچھوتا پروگرام میرے سامنے رکھا۔ کہنے لگے: ہم لوگ اپنی کمپنی میں اب ہفتہ میں دو چھٹیاں کیا کریں گے۔ ایک جمعہ المبارک کے دن کی اور دوسری ہفتے کے دن کی۔ مہینہ میں ایک مرتبہ ہمارے سینئر لوگ اکٹھے ہوا کریں گے اور کھل کر آپس میں عصر حاضر کے مسائل پر بحث کریں گے۔ ہم بعض اوقات علمی شخصیات کے لیکچرر بھی رکھیں گے۔ ہماری رائے ہے کہ ہم اس سلسلے کا آغاز تجارت کے اسلامی اصولوں کے موضوع پر لیکچر سے کریں۔ ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ وہ پہلا لیکچر ہمارے ادارے میں آپ آکر دیں گے۔ وہاں زیادہ لوگ نہیں ہوں گے۔ بس ہمارے ادارے کے وہی ذمہ داران ہوں گے جو فیصلہ کن

اختیارات کے مالک ہیں۔ بات سے بات نکلتی چلی گئی۔ ان کا کہنا تھا: آپ کو چونکہ دینی علم رکھنے کے ساتھ ساتھ میدان تجارت میں بھی خاصا تجربہ ہے۔ آپ دارالسلام کے بانی ہیں اور

اس کو چلا بھی رہے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ اپنے تجربات کی روشنی میں ہمارے اجلاس میں تجارت کے اسلامی اصول بیان کریں۔

کاشف نے چائے پینے حکم بعد حسب معمول جلد ہی رخصت ہونے کی اجازت چاہی۔ جاتے جاتے اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا: تو مجاہد صاحب! پھر وعدہ رہا کہ آپ ہمارے دفتر میں 30 جنوری 2016 کو آئیں گے۔ میں نے موافقت کا اظہار کر دیا۔

میں قطعاً یہ دعویٰ نہیں کروں گا کہ مجھے اسلام میں تجارت کے اصولوں پر عبور حاصل ہے مگر یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اس کی مہادیات کا علم ضرور ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نبوت ملنے سے پہلے ایک

کی زکاۃ ادا کرتا رہے، صدقہ اور خیرات کرتا رہے تو اس کے دولت جمع کرنے کے حق پر اسلام کوئی پابندی عائد نہیں کرتا؛ تاہم تجارت کے لیے اسلام نے کچھ رہنما اصول ضرور مقرر کر رکھے ہیں۔ اگر ان پر عمل کیا جائے تو تجارت ایک عبادت بن جاتی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے یہودی مارکیٹ پر چھائے ہوئے تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے مسلمانوں کی معیشت کو سنبھالا دینے کے لیے مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کے لیے بھی ایک بازار بنوایا۔ مدینہ شریف میں مسجد نبوی کے دائیں جانب مغرب کی طرف کئی کلومیٹر لمبی جگہ پر ”مناخہ“ نامی بازار تھا یہ بازار کئی صدیوں تک اہل مدینہ کی ضروریات پوری کرتا رہا۔ ہر چند کہ شروع میں یہاں باقاعدہ دوکانیں نہیں تھیں، مگر تجارتی امور پر اللہ کے رسول ﷺ کی بہت گہری نظر تھی۔

آپ ﷺ نے تجارت کے لیے رہنما اصول وضع فرمائے۔ مثلاً آپ ﷺ ایک مرتبہ بازار میں تشریف لے گئے۔ سامنے دیکھا اناج کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے

اپنا مبارک ہاتھ اس میں ڈالا تو آپ کی انگلیاں گیلی ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟“ ”غلہ بیچنے والے! یہ کیا ماجرا ہے؟“ اس نے جواب دیا: ”أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ

اللہ“ کہنے لگا: اللہ کے رسول! رات کو بارش ہو گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ؟“ ”تم نے یہ گیلے دانے اناج کے ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رکھے؟“ ”کئی یزۃ الناس“ ”تاکہ لوگوں پر اصل صورت حال واضح ہو جاتی“ ”مَنْ عَشَنَّا فَلَيْسَ مِنَّا“ ”جس نے ہم مسلمانوں کو دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔“

مل کر کاروبار کرنے والے دونوں اشخاص جب تک آپس میں معاملات کو درست رکھتے ہیں ایک دوسرے کو دھوکہ نہیں دیتے، ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں، خیانت کے مرتکب نہیں ہوتے، اس وقت تک ان کے برنس میں خیر و برکت رہے گی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيعَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا

یہی نہیں بلکہ میری دو بیویاں ہیں۔ تم انہیں دیکھ لو جو تمہیں پسند آئے اسے میں طلاق دے دیتا ہوں۔ جب عدت گزر جائے تو اس سے نکاح کر لیتا۔ انسانی تاریخ میں غالباً اس قسم کا ایثار کسی نے نہ کیا ہوگا۔ سیدنا عبدالرحمن بن عوف کو داد دیجیے وہ اس شاندار پیشکش کے جواب میں کہتے ہیں: میرے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کے مال اور اولاد میں برکت دے ”ذُلُّونِي عَلَى السُّوقِ“ ”مجھے آپ صرف بازار کا راستہ بتا دیں۔“ ہم کاروباری لوگ ہیں۔ ہم کماتا جانتے ہیں۔ مسجد نبوی کے جنوب مشرق میں بنو قبیصہ کا بازار تھا۔ سعد بن ربیع نے عبدالرحمن بن عوف کو بازار کا راستہ دکھایا اور وہ تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ گئے۔ کاروباری آدمی تھے۔ انہوں نے جاتے ہی کچھ سامان خورد و نوش خریدا، اسے فروخت کیا۔ پھر کچھ اور خریدا، فروخت کیا، اسی طرح شام تک خرید و فروخت کرتے رہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ شام کو جب گھر واپس آئے تو کچھ پیڑ کچھ ستو کچھ کھانے پینے کی دیگر چیزیں ان کے ہمراہ تھیں۔ اس طرح وہ باقاعدگی سے بازار جاتے رہے۔ چند ہفتوں

دین اسلام کی بے شمار خوبیوں میں ایک چیز ایثار و قربانی اور مسلمان کے لیے خیر خواہی کرنا بھی ہے۔ تاجر کے لیے تو اس کی اہمیت ہے ہی، مگر خریدار کو بھی چاہیے کہ وہ تاجر کے ساتھ خیر خواہی کرے۔

کے بعد انہوں نے اپنا گھر بسالیا۔ ایک انصاری عورت سے شادی بھی کر لی اور اسے سوا تولہ سونا بطور حق مہر ادا کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو مشورہ دیا کہ ولیمہ ضرور کرنا خواہ ایک بکری ہی ذبح کر کے ہو۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا مال تجارت بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ یہ اپنا مال دونوں ہاتھوں سے اللہ کی خوشنودی کے لیے خرچ کرتے تھے۔ ایک وقت آیا کہ یہ اتنے مالدار ہو گئے کہ امہات المؤمنین کا سارا خرچہ انہوں نے اپنے ذمہ لے لیا۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ترکہ میں کروڑوں درہم و دینار چھوڑے۔ سونا اتنا زیادہ تھا کہ اس کو توڑنے کے لیے کلبھاڑوں کا استعمال کیا گیا۔

اس طرح کتنے ہی صحابہ کرام تھے جو بڑے بڑے تاجر تھے۔ ان میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی پیش تھے۔ ایک بات تو ہمیں معلوم ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مال

کرنے کے لیے کہا۔ کم و بیش ایک گھنٹے کی تقریر نما گفتگو کے کئی ایک پہلو بہت اچھے تھے۔ میں نے سوچا ان باتوں کو احاطہ تحریر میں لانا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے قلم اور قسط کا سہارا لیا ہے۔

اد پر تنہید میں کچھ باتیں عرض کر چکا ہوں۔ قرآن کریم میں تجارت کا لفظ سات سورتوں میں نو مقامات پر آیا ہے۔ ہمارے ہاں عموماً جمعہ کو چھٹی کا دن تصور کیا جاتا ہے۔ مگر قرآن کریم کی تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں:

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾ (الجمعة: 10)

”پھر جب جمعہ کی نماز ختم ہو جائے تو پھر تم لوگ زمین میں پھیل جاؤ اور اپنے لیے اللہ کا فضل یعنی رزق تلاش کرو۔“ یہاں رزق حلال یا محنت مزدوری کو اللہ کا فضل کہا گیا ہے۔ اسی طرح حج کے موقع پر ہم ہر چیز کو چھوڑ چھاڑ کر مکہ مکرمہ جاتے ہیں تو اس بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلا دیا کہ وہاں حج میں مناسک حج کی ادائیگی کے

دوران اگر تم اپنے رب کا فضل یعنی رزق تلاش کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امت کو اپنا حج اور مانگنے والی امت نہیں

بنایا، بلکہ اپنے ماننے والوں کو محنت مزدوری اور کاروبار کرنے کی تعلیمات دی ہیں۔

ہجرت کے موقع پر مسلمان مکہ مکرمہ سے صرف اپنا ایمان بچا کر خالی ہاتھ مدینہ منورہ پہنچے تھے۔ سیدنا عبدالرحمن بن عوف قریش کی سرکردہ شخصیت تھے۔ مکہ مکرمہ میں ان کا اچھا کاروبار تھا۔ مدینہ آئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے مدینہ کے ایک تاجر سعد بن ربیع سے ان کی مواخات یعنی بھائی چارہ کروا دیا۔ سعد بن ربیع خاصے مالدار تھے۔ ان کے باغات تھے، دو بیویاں تھیں، اور بھی کئی قسم کا کاروبار تھا۔ انہوں نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور گھر لے آئے۔ انہیں کہنے لگے: دیکھو میرے بھائی! میں مدینہ کا امیر ترین شخص ہوں۔ میرا کاروبار کافی پھیلا ہوا ہے۔ آپ میرے دینی بھائی ہیں اس لیے میں تمہیں ہر چیز میں سے آدھا حصہ پیش کرتا ہوں۔ صرف

صَاحِبَةُ، ”دو شرکاء کے ساتھ تیسرا شریک میں ہوتا ہوں جب تک وہ ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتے“ فَإِذَا خَانَتْهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا، ”لیکن جب وہ ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کرتے ہیں تو میں درمیان سے نکل جاتا ہوں۔“ مطلب یہ کہ پھر برکت رخصت ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا“ ”آپس میں خرید و فروخت کرنے والوں کو اس وقت تک سودا ختم کرنے کا اختیار ہے جب تک وہ خرید و فروخت والی جگہ پر موجود رہیں۔“ امت مسلمہ کے لیے اللہ کے رسول ﷺ نے نرمی اور وسعت عطا فرمائی ہے کہ ایک منڈی یا مارکیٹ میں آپ نے کسی کے ساتھ ایک سودا طے کر لیا۔ آپ ابھی اسی مقام پر ہیں کہ آپ کو یا اس شخص کو جس سے آپ نے سودا خریدا یا بیچا ہے خیال آ گیا کہ یہ سودا زیادہ مہنگا یا زیادہ سستا ہو گیا ہے تو اسلام آپ کو اختیار دیتا ہے کہ آپ دونوں میں سے کوئی بھی اسے ختم کر سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک فریق اس مجلس سے اٹھ کر چلا جائے تو پھر سودا فریقین کی رضا مندی کے بغیر منسوخ نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے سلف صالحین اگر کسی مجلس میں سودا کر لیتے تو اسے پکا کرنے کے لیے خریدار یا بائع ایک جگہ سے اٹھ کر دوسرے کمرے یا دوسری جگہ چلا جاتا تاکہ سودا پکا ہو جائے۔

اگر کوئی شخص تجارت کرتے وقت اپنی چیز کے عیوب کو چھپاتا ہے اور گاہک سے غلط بیانی کرتا ہے تو آئیے اس بارے میں حدیث کے اگلے الفاظ پڑھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا“ اگر انہوں نے سچ بولا اور سامان کے عیوب و نقائص واضح کر دیے، ”بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا“ ”تو ان کی خرید و فروخت میں برکت دے دی جاتی ہے“ وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا، ”اور اگر وہ جھوٹ بولیں ایک دوسرے سے اس چیز کے عیوب چھپائیں تو اس بیع کی برکت مٹا دی جاتی ہے۔“ اسی طرح بعض لوگ اپنا سامان قسمیں اٹھا کر فروخت کرتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ اللہ کی قسم! یہ چیز اصلی ہے یہ تو ہمیں اتنے میں پڑتی ہے۔ ہم تو آپ سے نہایت معمولی منافع بے رہے ہیں..... وغیرہ۔ تاجر حضرات کو چاہیے کہ وہ سچے بھی ہوں تو بھی قسم نہ کھائیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے جھوٹی قسم پر سخت وعید

بیان فرمائی ہے۔ آئیے ایک حدیث پڑھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ تو بات کریں گے۔ نہ ہی نظر رحمت سے ان کی طرف دیکھیں گے۔ نہ انہیں پاک ہی کریں گے۔ ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ”خَابُوا وَخَسِرُوا“ ”ایسے لوگ تو ہلاک و برباد ہو گئے۔ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ!“ ”یہ کون لوگ ہوں گے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اپنی چادر ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والا، احسان جتکانے والا اور اپنی چیزوں کو جھوٹی قسمیں کھا کر فروخت کرنے والا۔“

دین اسلام کی بے شمار خوبیوں میں ایک چیز ایثار و قربانی اور مسلمان کے لیے خیر خواہی کرتا بھی ہے۔ تاجر کے لیے تو اس کی اہمیت ہے ہی مگر خریدار کو بھی چاہیے کہ وہ تاجر کے ساتھ خیر خواہی کرے۔ کتنی ہی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ دکاندار کو اصل قیمت کا علم نہیں ہوتا۔ وہ غلطی یا لاعلمی سے اپنی چیز کی قیمت تھوڑی بتا دیتا ہے۔ صحابہ کرام کی تربیت اللہ کے رسول ﷺ نے اس طرح فرمائی تھی کہ وہ ہر حال میں اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کیا کرتے تھے۔ سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا تعلق ”الباہ“ کے قرب و جوار کے علاقے سے تھا۔ یہ اپنی قوم کے سردار بھی تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ جب بیعت کی تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے کچھ پختہ وعدے لیے۔ اس بات کو انہوں نے ایک حدیث میں بیان کیا ہے، مگر یہ حدیث پڑھنے سے پہلے انہی کی زندگی کا بڑا خوبصورت واقعہ پڑھتے ہیں۔

ایک بار ایسا ہوا کہ انہیں گھوڑا خریدنے کی ضرورت پڑی۔ یہ کسی بدو کے پاس گئے۔ دیہاتی سے پوچھا: کیا تم گھوڑا فروخت کرو گے؟ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ جریر نے گھوڑے کو اچھی طرح دیکھا بھالا پھر پوچھا: اس کی قیمت کیا ہے؟ اس نے کہا: اس کی قیمت 500 درہم ہے۔ گھوڑے کو دیکھا تو بہت خوبصورت اور قیمتی نظر آیا: کہنے لگے: میاں! اس کی قیمت 500 درہم تو نہیں لگتی، یہ تو کم از کم 600 درہم کا ہے۔ پھر کہنے لگے: اگر اجازت دو تو میں اس پر سواری کر سکتا ہوں؟ اسے کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔

گھوڑے پر سوار ہوئے اسے بھگا کر دیکھا۔ نیچے اترے تو بدو سے کہنے لگے: نہیں نہیں! اس کی قیمت 600 درہم نہیں بلکہ اس کی قیمت تو 700 درہم ہے۔

اسی طرح کرتے کرتے وہ گھوڑے کی قیمت بڑھاتے چلے گئے حتیٰ کہ اسے 800 درہم میں خرید لیا۔ کسی نے ان سے پوچھا: فروخت کرنے والے نے اس کی قیمت صرف 500 درہم بتائی تھی۔ آپ نے اسے 800 درہم میں کیوں خریدا؟ اب ذرا جریر بن عبد اللہ بکلی کا جواب ملاحظہ کیجیے۔ فرمانے لگے: ”بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّضْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ“ ”میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے ہاتھ پر ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی بیعت کر رکھی ہے۔“ آئیے! اسلامی تجارت کے حوالے سے ایک اور خوبصورت و دلچسپ واقعہ پڑھتے ہیں:

کپڑے کے ایک نیک تاجر نے اپنے ملازم کو نصیحت کی: میں کسی کام سے جا رہا ہوں۔ میری عدم موجودگی میں کوئی گاہک کپڑا خریدنے آئے تو اسے کپڑے کا عیب ضرور بتا دینا۔ دکان پر ایک یہودی گاہک آیا تو ملازم نے سوچا: ”هَذَا يَهُودِيٌّ لَا يُحِبُّنَا أَنْ نُطْلِعَهُ عَلَى الْعَيْبِ“ ”یہ تو یہودی ہے اسے عیب بتانے کی کیا ضرورت ہے؟“ ایک عیب دار تھان اسے تین ہزار درہم میں فروخت کر دیا۔ مالک آیا تو ملازم نے اسے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ مالک بہت پریشان ہوا پوچھا: وہ یہودی اس وقت کہاں ہے؟ کہنے لگا: وہ اپنے قافلہ کے ساتھ جا چکا ہے۔ مالک نے گھوڑے پر سوار ہو کر اس کا پچھا کیا اور تین دن بعد اسے جالیا۔ یہودی سے کہا: جو کپڑا آپ میری دکان سے خرید کر لائے ہیں وہ عیب والا ہے۔ اپنے تین ہزار درہم پکڑو اور کپڑا واپس کرو۔ اسلام نے ہمیں یہی تعلیمات دی ہیں۔ یہودی بولا: تو پھر سنو! وہ درہم نقلی تھے۔ وہ مجھے دے کر یہ اصلی درہم لے لو اور سنو تمہاری ایمانداری سے متاثر ہو کر آج میں بھی کلمہ پڑھتا ہوں اور تمہارے دین میں داخل ہوتا ہوں۔ میرے عزیزو! آپ کا دین اسلام پر عمل کرنا کفار کے اسلام لانے کا سبب بنے گا۔

قارئین کرام! یہی وہ دین ہے جو دین فطرت ہے۔ ایماندار تاجر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو خوش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب تاجروں کو اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اطاعت رسول ﷺ کے عملی تقاضے

محرر: جناب مولانا امیر افضل اموان

گیا ہے، ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کا دوسرا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کا بے حد احترام کیا جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”آپ ﷺ کیلئے کوئی ذومعنی یا ایسا لفظ جس میں تنقیص اور اہانت کا شائبہ ہو استعمال کرنا منع ہے۔“ (البقرہ 154)

اسی طرح ایک اور آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

”اے اہل ایمان! اپنی آوازیں نبی کریم ﷺ کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ان سے بلند آواز میں بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔“ (الحجرات)

حضور اکرم ﷺ کے ادب و احترام کے حوالے سے قاضی ابوبکر ابن العربی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا احترام و اکرام وفات کے بعد بھی اتنا ہی ہے جتنا کہ آپ ﷺ کی زندگی میں تھا اور حضور اکرم

ﷺ کا کلام ماثور آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی اسی طرح رفیع الشان ہے جیسے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے وقت تھا۔ اس لئے جب احادیث پڑھی جائیں تو ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنی آواز نیچی رکھے اور

اعراض و درگردانی سے بچے، جس طرح یہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں بیٹھنے والے اور آپ ﷺ سے سننے والے کیلئے لازم تھا۔ (تفسیر قرطبی)

اللہ کے رسول ﷺ کے مقام و مرتبہ میں غلو اور مبالغہ کرنا بھی قابل مواخذہ ہے جس طرح حضور ﷺ کی شان مبارکہ میں ذرا سی بھی بے ادبی اور توہین، اس معاملے میں۔ امام قرطبی لکھتے ہیں کہ دین میں غلو کے معنی افراط و تفریط کے ہیں جیسا کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حد اعتدال سے تجاوز کیا اور یہودیوں نے ان کی شان اس قدر گھٹا دی کہ وہ انہیں باکردار انسان بھی نہیں سمجھتے تھے جبکہ عیسائیوں نے ان کی شان اس قدر بڑھا دی کہ وہ انہیں بشر کی بجائے رب

کرام ﷺ میں اتباع رسول ﷺ کیساتھ ساتھ محبت رسول ﷺ کا بھی مستقل جذبہ تھا۔ محبت مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“ (بخاری و مسلم)

یعنی نبی کریم ﷺ کا مسلمانوں سے اور مسلمانوں کا حضور اکرم ﷺ سے جو تعلق ہے وہ تمام دوسرے انسانی تعلقات سے بالاتر نوعیت رکھتا ہے۔ کوئی رشتہ اس رشتے سے اور کوئی تعلق اس تعلق جو اللہ کے پیارے رسول ﷺ اور اہل ایمان کے درمیان ہے ذرہ برابر بھی کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ

”تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“ (بخاری و مسلم)

”بلاشبہ نبی تو اہل ایمان کیلئے ان کی ذات سے مقدم ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کیلئے ان کے والدین سے زیادہ شفیق و مہربان یہاں تک کہ ان کی اپنی ذات سے بھی بڑھ کر خیر خواہ ہیں۔ جب معاملہ یہ ہے تو مسلمانوں کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کو اپنے والدین، اولاد اور اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھیں، دنیا کی ہر شے سے بڑھ کر حضور اکرم ﷺ سے محبت رکھیں۔

قارئین کرام! حب رسول ﷺ کا بنیادی اور اولین تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ کا بندہ اور ماس کا رسول تسلیم کیا جائے۔ اسی لئے ہر نماز میں اس کا اقرار کیا

نبی کریم ﷺ کے ساتھ سچی محبت اور وفا کے جو ناقابل فراموش اور بے مثال مظاہرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پیش کئے اگر آج کے مسلمان انہیں اپنی زندگی پر لاگو کر لیں تو ان شاء اللہ اتباع رسول ﷺ کو مشعل راہ بنانا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور سیرت طیبہ ﷺ کی پیروی محبت رسول ﷺ کے رگ و ریشہ میں سما جاتی ہے۔ اس سے مسلمانوں کو آخرت سنوارنے میں کامیابی ملتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ سے محبت کے جو بے مثال نقوش صحابہ کرام کی مقدس زندگی میں دیکھے جاتے ہیں، اس کی بدولت ہی تو انہیں دنیا میں اقتدار اور آخرت میں عظیم رتبہ نصیب ہوا۔ صحابہ کرام تابعین کی یہ محبت مصطفویٰ ﷺ کا ہی کمال تھا کہ کٹھن سے کٹھن حالات اور مشکل سے مشکل مواقع پر بھی اتباع رسول ﷺ سے کوئی طاقت انہیں ایک ذرہ برابر بھی پیچھے نہ ہٹا سکی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے ثابت قدم رہے کہ ان کے پاؤں میں ذرہ برابر بھی لغزش ٹھما تصور بھی تلاش کرنا ناممکنات میں سے ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی زندگی کے ہر پہلو میں رسول اللہ ﷺ کے نقش پا ڈھونڈتے اور اسی کو مشعل راہ بنا کر جلوہ پیار رہتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نبی کریم ﷺ سے محبت کے معیار کا اگر باریک بینی اور شعوری طور پر مشاہدہ کیا جائے تو ہمیں کسی صحابی کی جانب سے یہ روایت نہیں ملتی کہ اس نے حضور اکرم ﷺ کی ذات یا آپ ﷺ کے احکامات و ارشادات مبارکہ کو ترجیحی بنیادوں پر عملی جامہ پہنانے کی کوشش نہ کی ہو۔ اسی طرح کسی ایک صحابی کے منہ سے یہ نہیں سنا گیا کہ جس سے یہ تاثر لیا جاسکے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صرف اور صرف اتباع رسول ﷺ ہی کو محبت کا معیار بنا کر اسی پر اکتفا کر لیا ہو یا اس کے برعکس صحابہ رضی اللہ عنہم محبت رسول ﷺ کے نعرے لگاتے ہوں اور اتباع رسول ﷺ سے عملی طور پر عاری ہوں۔ صحابہ

محمد
جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری

مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ کا سہ ماہی

تحریر و انشاء کے بے پناہ ملکہ سے نوازا تھا اور انہوں نے علم کی مختلف جہات کو منور کیا تھا۔ کسی ایک مضمون میں ان کی شخصیت اور علمی خدمات کا احاطہ ممکن نہیں، پھر بھی ”زندگی“ کے قارئین کے لئے ایک کوشش ضرور کی جا رہی ہے۔

مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ بنی بنی عبدالمجید بن میاں محمد بن دوست محمد بن منصور بن خزانہ بن جیوا..... آپ کے جد امجد جیوا مہاراجہ پٹیلالہ کے درباری تھے۔ میاں جیوا کی آل اولاد طلب روزگار کے لئے پنجاب کے مختلف قصبوں اور دیہات میں چلی گئی، جن میں اکثر تقسیم ملک سے پہلے کوٹ کپورہ (ریاست فرید کوٹ) مشرقی پنجاب میں آباد ہو گئے۔ مولانا ممدوح کی پیدائش یہیں 15 مارچ 1925ء کو ہوئی۔ پانچ سال کی عمر میں دادا مرحوم سے قرآن مجید ناظرہ پڑھا، اور اُردو لکھنا پڑھنا شروع کیا اور ساتھ ہی ساتھ سرکاری سکول میں پہلی جماعت میں داخلہ لیا۔

طبیعت چونکہ علوم دینیہ کی طرف مائل تھی، اس لئے وقت کے جید عالم دین، شارح سنن نسائی اور دارالحدیث السلفیہ اور مفت روزہ ”الاعتصام“ کے بانی حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیائی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا، جو موضوع بھوجیائی تحصیل ترن تارن، ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے اور اس وقت خطابت و تدریس کے لئے کوٹ کپورہ کی انجمن اصلاح المسلمین کی دعوت پر تشریف لائے ہوئے تھے۔

بھی صاحب نے مولانا مرحوم سے نحو، صرف، بلاغت، عروض، منطق و فلسفہ، بیان و معانی، فقہ و اصول فقہ، حدیث و تفسیر کی ساری کتابیں، جو اس زمانے میں درن نظامی میں شامل تھیں 1933ء سے 1939ء کے عرصے میں پڑھیں۔ پھر 1940ء سے 1941ء تک شیخ العرب و انجم حضرت مولانا محمد گوندلوی اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلٹی کی خدمت میں گوجران والا میں رہ کر کسب فیض کیا۔ مشہور مجاہد آزادی، دینی، علمی اور سیاسی لیڈر حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور صاحب تصانیف کثیرہ و متکلم زمان حضرت مولانا محمد حنیف ندوی کی فیض صحبت و تربیت نے آپ کی علمی و فکری زندگی کو جلا بخشی۔ اپنے ان مشفق مربیان کرام کے متعلق مولانا خود رقم طراز ہیں:

”میری تربیت جن علمائے کرام میں ہوئی وہ

میں ان کا اونچا مقام اور معروف نام ہے۔ شگفتہ نگاری اور جادو بیانی سے وہ اپنی تحریر کو شائستگی اور تازگی سے یوں نوازتے کہ پڑھنے والا پڑھتا ہی چلا جائے۔ ان کی لکھی کتب ہاتھوں ہاتھ لی اور مزے لے کر پڑھی جاتیں۔ وہ کہنے مشق صحافی، مورخ اور بلند پایہ عالم تھے، وہ قرآن کی تفسیر، احادیث کی شرح، صیرت پاک کے مفہیم، دینی تعلیمات کے ساتھ ساتھ برصغیر کی ہمہ جہت شخصیات پر اتنا کچھ لکھ چکے ہیں کہ ”آیت من آیات اللہ“ کے مقام پر فائز محسوس ہوتے ہیں۔ طبیعت کی سادگی اور ”یار باش محفل سازی“ کے باوجود وہ کم و بیش 60 ہزار صفحات رقم کر چکے ہیں اگر ان کو جمع کیا جائے تو بلا مبالغہ سو سے اوپر ضخیم جلدیں تیار ہو جائیں۔ سیاسی سرگرمیوں، اسفار کی کثرت، تقریبات میں شرکت، استفادے کی خاطر آنے

حضرت مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ ایک نابھہ روزگار اور عبقری شخصیت کے مالک تھے۔ حقیقتاً علم کا پہاڑ مگر انکسار کا پیکر، انہوں نے ساری زندگی، مسلسل شائقہ اور علم و تحقیق میں بسر کی۔ وہ اپنی تحریروں کے سہارے علم و ادب میں اونچا مقام حاصل کر گئے۔ 22 دسمبر 2015ء کے روز وہ 91 سال کی بھرپور زندگی بسر کر کے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، تو علوم و فنون سے تعلق رکھنے والوں نے اپنے اپنے انداز میں گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ صحیح طور پر اطلاع نہ دیئے جانے کے باوجود لاہور کے ناصر باغ (میں سوا دو بجے) اور ان کے گاؤں منصور پور ڈھیلیاں تحصیل جزانوالہ (میں بعد نماز عشاء) تمام مکاتب فکر اور مختلف شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والوں کا جم غفیر، اس مرد درویش کی نماز مغفرت و جنازہ میں شرکت کے لئے حاضر

برصغیر پاک و ہند کے علاوہ بھی (اُن کی زندگی ہی میں) کئی ممالک کے اخبارات و جرائد میں ان کے بارے میں بے شمار مضامین، کالم اور شذرات شائع ہو چکے ہیں۔

والے علمائے کرام و طلبہ کی بہتات میں بھی اُن کا بہت سا وقت صرف ہوتا رہا، پھر بھی وہ مسلسل لکھ جاتے تھے۔ ان کی علمی خدمات اور تنوع تحریر پر کئی طلبہ و طالبات ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالہ جات لکھ چکے ہیں اور لکھ رہے ہیں، جبکہ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ بھی (اُن کی زندگی ہی میں) کئی ممالک کے اخبارات و جرائد میں ان کے بارے میں بے شمار مضامین، کالم اور شذرات شائع ہو چکے ہیں، ان کی وفات کے بعد عرب و عجم کے اُردو، عربی اخبارات و جرائد میں ان پر بہت زیادہ لکھا گیا اور لکھا جا رہا ہے۔ انی طرح مصنفین کی ایک کثیر تعداد اپنی کتب کو اہمیت دلانے کی خاطر ان سے مقدمات و تقاریر لکھوانے کی متمنی رہتی۔ قدرت نے ان کو

اکثر علاقوں (بلکہ دنیا بھر میں مختلف مقامات پر) ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر ان کے مداحین مسلسل مضامین لکھ رہے ہیں۔ روزنامہ ”پاکستان“ اور اس کے رفقاء کار کے ساتھ اُن کا ایک خاص تعلق رہا ہے اس لئے اس میں بھی اُن پر خوب لکھا گیا۔ ان کی تحریروں اور کتب کے حوالے سے ایک طائرانہ مضمون (پہلے بھی شائع ہو چکا ہے اور اب بھی) قارئین کی نذر کیا جا رہا ہے۔

91 سالہ ”جواں قلم“ مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ کی شخصیت علم و مطالعہ دوست قارئین کے لئے کم ہی محتاج تعارف ہوگی۔ وہ ایک کثیر التحریر لکھاری اور کتب کثیرہ کے مصنف تھے۔ تاریخ نویسی یا مخصوص شخصیات کی خاکہ نویسی

نہایت اونچی شخصیات اور بے حد معتدل مزاج تھے اور اپنی بات مثبت انداز میں کرتے تھے، منفی نقطہ نظر سے کوسوں دور تھے، ان میں کسی نے بھی کفر و شرک، الحاد و بے دینی کے فتوے جاری نہیں کئے۔ وہ لوگوں کو مسلمان بنانے کے خواہاں تھے اور اسی کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ ان میں سے کسی نے نہ الحاد کی دکان لگائی، نہ ہی کفر کی تقسیم کے لئے کوشاں ہوئے، نہ لوگوں کو مشرک بنانے کا دھندہ کیا، نہ کسی کو جنت سے نکالنے اور جہنم میں داخل کرنے کی کوشش کی۔“

مولانا بھی نے جن حالات میں ہوش سنبھالا وہ برطانوی استعمار کے زوال اور صبح آزادی کے طلوع ہونے کا زمانہ تھا۔ انگریز اس خطے میں اپنے ناپاک قبضے کو دوام بخشنے کے لئے سارے گر اور ہتھکنڈے استعمال کر رہے تھے اور آزادی کے پروانے بھی حصول آزادی کے لئے سر پر کفن باندھ چکے تھے۔ وہ دور جس میں مولانا آزاد کے ”الہلال“، ”ابلاغ“، مولانا محمد علی جوہر کے ”ہمدرد“ اور

”کامریڈ“، علامہ اقبال کے فلسفہ خودی، مولانا ظفر علی خان کے ”زمیندار“ اور تحریک خلافت، تحریک عدم تعاون اور تحریک ”ہندوستان چھوڑ دو“ جیسی تحریکوں نے ہر اس شخص

کو، جس کے دل میں وطن عزیز کے لئے تھوڑا سا بھی جذبہ قربانی، سرفروشی تھا، انہیں سڑکوں پر کھینچ لایا۔ عالم یہ تھا کہ تاجروں نے تجارت چھوڑ دی، کسانوں نے ہل، علماء نے مدارس اور ملازمین نے اپنی سرکاری ملازمتوں کو چھوڑ دیا اور ساری قوم استعمار کے سامنے سینہ سپر ہو گئی تھی۔ بھلا ایسے حالات میں مولانا محمد اسحاق بھی تحریک آزادی سے اپنا دامن کیسے بچا سکتے تھے۔ چنانچہ آپ نے استقلال وطن کے لئے اپنی ریاست کی ”پرچا منڈل“ میں شمولیت اختیار کر لی، جس کے صدر اس زمانے میں گیلانی ذیل سنگھ تھے، (جو بعد میں مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ، پھر بھارت کی مرکزی حکومت میں وزیر داخلہ اور پھر 1982ء سے لے کر 24 جولائی 1987ء کے درمیان وقفے میں ہندوستان کے صدر جمہوریہ بنے) اس کے سیکرٹری مولانا محمد اسحاق بھی صاحب تھے۔ اس ”پرچا منڈل“ کو آزادی کی صبح

تک کن کن مصائب سے دوچار ہونا پڑا اور کس مدد جزر سے گزرنا پڑا۔ بھٹی صاحب نے اس کی تفصیل اپنی کتاب ”نقوش عظمت رفتہ“ میں اپنے دوست اور تحریک آزادی کے ہم سفر گیلانی ذیل سنگھ کے تذکرے میں اس خوبصورتی سے بیان کی ہے کہ اس دور کی مشرقی پنجاب کی ساری جدوجہد آزادی کا حسین مرقع آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ لکھتے ہیں:

”دوسری جنگ عظیم کے بعد 1945ء کے آخر میں پنجاب کی ریاستوں میں پھر تحریک آزادی شروع ہو گئی۔ یہ تحریک بہت زوردار تھی اور 1946ء میں اس نے شدت اختیار کر لی تھی۔ ہماری ریاست بھی اس تحریک کی زد میں آ چکی تھی۔ ریاست میں دفعہ 144 نافذ تھی اور جلسے جلوس کی قطعی ممانعت، ان حالات میں طے کیا گیا کہ دفعہ 144 توڑی جائے، سول نافرمانی شروع کر دی جائے اور پانچ پانچ آدمی گرفتاریاں پیش کریں۔ اس کے لئے پہلے تو ہم لوگ فیروز پور گئے، وہاں

اپنی کتاب ”نقوش عظمت رفتہ“ میں اپنے دوست اور تحریک آزادی کے ہم سفر گیلانی ذیل سنگھ کے تذکرے میں اس خوبصورتی سے بیان کی ہے کہ اس دور کی مشرقی پنجاب کی ساری جدوجہد آزادی کا حسین مرقع آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔

گھوٹکے ہال میں ساہبان نصب کئے اور ڈیرہ لگا لیا۔ پھر فرید کوٹ شہر کے ریلوے سٹیشن کو مرکز بنایا گیا جو انگریزی علاقہ ہونے کی وجہ سے ریاستی حکومت کی دسترس سے باہر تھا۔ جون کا مہینہ گرمی کی شدت سے تپ رہا تھا کہ دن کے 11 بجے پانچ آدمیوں کا پہلا جتھہ نعرے لگاتا ہوا آیا اور ریلوے لائن عبور کر کے ریاست کی حد میں داخل ہو گیا۔ اس جتھے میں دو مسلمان، (محمد اسحاق بھٹی) اور قاضی عبید اللہ (جن سے فرید کوٹ جیل میں گیلانی ذیل سنگھ نے اردو اور قرآن پڑھنا سیکھا تھا) دو سکھ بھائی دیال سنگھ اور لہنا سنگھ اور ایک ہندو چیتن دیو شامل تھے۔ یہاں ہمیں فی الفور گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری کی اس تقریب میں بے شمار لوگ جمع تھے جو ریاستی حکومت کے خلاف اور

گرفتاری دینے والوں کے حق میں زور دار نعرے لگا رہے تھے۔ کچھ مسلمان، سکھ اور ہندو ایسے بھی تھے جو چند گز کے فاصلے پر ریلوے سٹیشن کے اندر کھڑے ہماری مخالفت میں تقریریں کر رہے تھے۔ ایک مولوی صاحب فرید کوٹ کے سکھ حکمران ہر اندر سنگھ کو ”ادلو الامر“ قرار دے کر اس کی اطاعت کا اعلان فرما رہے تھے۔ ان تقریروں کا ہمارے بعض ساتھی اسی لب و لہجے میں جواب دینا چاہتے تھے، لیکن ہم سب کو خاموش رہنے کی تلقین کرتے رہے کہ یہ لوگ ہمیں اشتعال دلا کر تحریک کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ حالات کا پورے مبر دخل کے ساتھ مقابلہ کریں اور ہر صورت میں امن و امان کی فضا برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔“

اپنی رہائی کے متعلق خود تحریر فرماتے ہیں: ”فرید کوٹ کے دارودنہ جیل کا نام عجائب سنگھ تھا۔ بہت شریف اور نرم آدمی تھا، حتی الامکان کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا تھا۔ ایک دن دس بجے کے قریب وہ ہمارے پاس آیا اور کہا: ہمیں صابن بھیج رہا ہوں، مہربانی کر کے آپ اپنے کپڑے دھو لیں۔“ ہم اس پر متعجب ہوئے کیونکہ آج صابن

ملنے والا دن (اتوار) نہیں تھا۔ دوسرے روز دس بجے کے قریب عجائب سنگھ آیا اور کہا: مہربانی فرما کر میرے ساتھ چلے، وہ ڈیوڑھی میں لے گیا، ہم نے دیکھا کہ ایک گوزے پٹے صاحب کھدر پوش وہاں تشریف فرما ہیں۔ ان کے ساتھ ریاست کے چیف سیکرٹری رام سنگھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں دیکھ کر یہ دونوں صاحبان کھڑے ہو گئے اور سب سے ہاتھ ملائے۔ کھدر پوش نے چیف سیکرٹری سے کہا: ”آپ تشریف لے جائیے، میں ان سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔“

میں سمجھا کہ یہ بھیم سین پھر ہوں گے لیکن انہوں نے بتایا: میرا نام سیف الدین کچلو ہے اور میں پنجاب کانگریس کا صدر ہوں۔ میں نے ان سے کہا: ”پنجاب کانگریس کے صدر تو مولانا سید محمد داؤد غزنوی تھے۔“

معلومات دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

”بڑے سائز کے 16 صفحات کے اخبار کار میں خود ہی خاکروب، خود ہی چڑا، خود ہی کلرک، خود ہی منیجر اور خود ہی ایڈیٹر تھا، یعنی ان تمام مناصب پر میں اکیلا قابض تھا“ الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے بڑی توفیق عطا فرمائی تھی۔ اسی دوران جنوری 1958ء میں اپنا ذاتی اخبار ”روزہ“ ”منہاج“ جاری کیا جو اپریل 1959ء تک جاری رہا، نیز اس دوران بھی صاحب روزنامہ ”امروز“ میں کئی سال تک مضمون نویسی اور کالم نگاری کرتے رہے۔ اسی طرح روزنامہ پاکستان کے چیف ایڈیٹر مجیب الرحمن شامی کے زیر ادارت شائع ہونے والے ماہنامہ ”قومی ڈائجسٹ“ میں ایک عرصے تک شخصیات پر سلسلہ تحریر جاری رکھا۔ کچھ عرصہ روزنامہ ”پاکستان“ میں بھی لکھتے رہے۔ پھر حالات نے ایک اور پلٹا دکھایا تو 30 مئی 1965ء کو اخبار ”الاعتماد“ کی ادارت سے مستعفی ہو کر

ہمارے پاس نہیں تھی۔ نہ کوئی کپڑا، نہ کوئی چھوٹا بڑا برتن۔ میری عربی، اردو، فارسی کی 300 کے قریب کتابیں تھیں وہ بھی وہیں رہ گئیں اور دوسنہیں بھی جو مشفق ترین اساتذہ نے انتہائی کرم فرماتے ہوئے، اس کم علم اور بے عمل کو عطا فرمائی تھیں، کتابوں میں رہ گئیں۔ (ص 21)

• بھی صاحب یہ بیان کرتے ہیں:

”24 جولائی 1948ء کو کرم فرما اساتذہ (حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیالی، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلطانی) کے کہنے پر لاہور آگیا جہاں حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کی خدمت میں رہا اور ان کے تنظیمی کاموں میں معاونت کی، پھر 19 اگست 1949ء کو گوجران والا سے جب ہفت روزہ ”الاعتماد“ جاری ہوا تو اس کا ایڈیٹر مولانا محمد حنیف ندویؒ کو مقرر کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد مجھے اس اخبار کا معاون مدیر بنا دیا گیا۔ یہ میری زندگی کا نیا تجربہ اور نیا دور تھا۔ مجھے لکھنے پڑھنے سے دلچسپی تھی اور یہ دلچسپی بہت جلد

انہوں نے بتایا: نئے انتخابات میں مولانا داؤد غزنوی صدر نہیں رہے، اب یہ ذمہ داری مجھ پر ڈال دی گئی ہے۔ ڈاکٹر کچلو نے بتایا کہ باہر تحریک زورہوں پر چل رہی ہے، حالات کا جائزہ لینے کے لئے کانگریس ہائی کمان نے مجھے یہاں بھیجا ہے۔ ایک دو روز میں پنڈت جواہر لال نہرو یہاں آ رہے ہیں، وہ مہاراجا سے گفتگو کریں گے، پر جا منڈل کے مطالبات مان لئے جائیں گے اور آپ لوگوں کو رہا کر دیا جائے گا۔

کچھ عرصے کے بعد پنڈت نہرو فرید کوٹ آئے، لیکن ریاست میں دفعہ 144 نافذ تھی۔ وہ بذریعہ ریل آئے۔ بہت بڑا ہجوم ان کے استقبال کے لئے فرید کوٹ کے ریلوے سٹیشن پر جمع تھا۔ وہ ہجوم کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے شہر میں داخل ہونے لگے تو فیروز پوری دروازے پر ایک ہندو مجسٹریٹ کھڑا تھا۔ اس نے ان کو کاغذ دکھایا اور کہا کہ شہر میں دفعہ 144 نافذ ہے۔ آپ اندر نہیں جا سکتے۔ پنڈت جی نے کاغذ کا وہ پرزہ اس کے ہاتھ سے پکڑا اور اسے پھاڑ کر زمین پر پھینکے ہوئے کہا: ”ہم اس

چند ماہ حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کے صاحبزادے سید ابو بکر غزنویؒ کے ساتھ مل کر ہفت روزہ ”توحید“ جاری کیا مگر 18 دسمبر 1965ء کو اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ 21 اکتوبر 1965ء

21 اکتوبر 1965ء کو مشہور تحقیقی ادارہ ”ادارہ ثقافت اسلامیہ“ نے بغیر کسی درخواست کے ریسرچ سکالر کی حیثیت سے بھی صاحب کی خدمات حاصل کر لیں۔ یہ وہ ادارہ ہے جو برصغیر کے معروف محققین کا مرکز تھا۔

چند ماہ حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کے صاحبزادے سید ابو بکر غزنویؒ کے ساتھ مل کر ہفت روزہ ”توحید“ جاری کیا مگر 18 دسمبر 1965ء کو اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ 21 اکتوبر 1965ء کو مشہور تحقیقی ادارہ ”ادارہ ثقافت اسلامیہ“ نے بغیر کسی درخواست کے ریسرچ سکالر کی حیثیت سے بھی صاحب کی خدمات حاصل کر لیں۔ یہ وہ ادارہ ہے جو برصغیر کے معروف محققین کا مرکز تھا جن میں شیخ محمد اکرم، مولانا محمد حنیف ندوی، سید جعفر شاہ پھولاری، رئیس احمد جعفری وغیرہ شامل رہے۔ یہ ایک نیم سرکاری ادارہ تھا جس میں بھی صاحب کو خالص تحقیقی میدان سے واسطہ پڑا۔ آپ کے لئے یہ علم کی نئی وادی تھی جس میں آپ کو قدم رنجہ ہونے کا موقع ملا۔ اس ادارے میں آکر بھی صاحب کے علمی جوہر ایسے کھلے کہ میدان تحقیق کے متوالوں کے لئے علم کا ایک دبستان وجود میں آگیا۔ اس ادارے سے آپ 32 سال وابستہ رہے، اس دوران آپ کے

میرا پیشہ بن گئی۔“ (خودنوشت سوانح حیات ص 21)

حالات نے کروٹ لی اور 15 مئی 1951ء کو مولانا حنیف ندویؒ ریسرچ فیلو کی حیثیت سے ادارہ ثقافت اسلامیہ (لاہور) سے منسلک ہو گئے۔ ان کی جگہ بھی صاحب کو ”الاعتماد“ کا ایڈیٹر بنا دیا گیا۔ آپ 15 سال تک اس کے ایڈیٹر رہے۔ اس دور میں بے شمار علماء و زعماء سے میل ملاقات اور گفتگو کے مواقع ملے۔ جن سے آپ نے استفادہ کیا اور اس دوران آپ نے ”الاعتماد“ کے کئی خاص نمبر شائع کئے جن میں فروری 1956ء میں شائع ہونے والا ”1857ء (جنگ آزادی) نمبر قابل ذکر ہے، جو جہاد آزادی کا ایک اہم تحقیقی باب اور برصغیر کی سیاسی دستاویز ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے کئی عید نمبر اور آئین نمبر وغیرہ کی اشاعت کا بھی اہتمام کیا۔ اخبار الاعتماد کے دفتر کے متعلق دلچسپ

طرح کے کاغذ کے پرزوں کے ساتھ اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ پھر ہجوم سے مخاطب ہو کر بولے: بڑھو جوانو! منڈی گئے اور وہاں جا کر تقریر کی فرید کوٹ ہر اندر سنگھ نے اپنی کار بھیجی

اور پنڈت جی کو اپنے محل میں آنے کی دعوت دی۔ وہ وہاں گئے اور دونوں نے باہم بات چیت کی۔ اس کے نتیجے میں ہمیں رہا کر دیا گیا۔“ (نفوسِ محنت نمبر 555-556)

یہ بھی صاحب کی دوسری گرفتاری تھی، جبکہ اس سے پہلے بھی وہ 1939ء میں آزادی کے لئے کچھ عرصہ فیروز پور جیل میں قید و بند کی صعوبتیں جھیل چکے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد کے بارے میں مولانا بھی لکھتے ہیں: ”14 اگست 1947ء کو ملک تقسیم ہو گیا تو 21 اگست 1947ء کو ہم اپنے قدیم مسکن سے نکلے اور قصور آ گئے۔ ایک مہینہ دس دن وہاں رہے، پھر اپنے خاندان کے ساتھ لائل پور (موجودہ فیصل آباد) کی تحصیل جڑاں والا کے ایک گاؤں چک نمبر 53 گ ب منصور پور آ گئے۔ ہمارے موجودہ گاؤں کو چک 53 گ ب ڈھیاں بھی کہا جاتا ہے۔ بہر حال جب ہم گھر سے نکلے تو کوئی چیز

رشتات قلم سے کئی کتابیں معرض وجود میں آئیں۔ ان میں سے کچھ آپ کے اہلب قلم کی عطر بیزیاں ہیں اور کچھ قدیم کتابوں کا ترجمہ تحقیق اور تعلیق: مثلاً

① **الفہرست:** محمد بن اسحاق بن ندیم الوراق البغدادی (متوفی 391) کی عربی تالیف ہے جو بہت سے علوم و فنون اور ان کی تاریخ پر مشتمل ہے۔ 914 صفحات پر مشتمل اس کتاب کا آپ نے ترجمہ کیا۔ بے شمار مقامات پر حواشی لکھے اور اشاریہ بنایا، یہ کتاب 1969ء میں ادارہ ثقافت اسلامیہ سے چھپی۔

② **برصغیر میں علم فقہ:** صفحات 400

③ **فقہائے پاک و ہند** (دس جلدوں میں) 3650 صفحات پر مشتمل یہ کتاب پہلی صدی ہجری سے لے کر 13 ویں صدی تک فقہائے کرام کے حالات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اپنے موضوع کی یہ واحد کتاب ہے جو برصغیر کے علماء فقہاء کے بارے میں اردو میں لکھی گئی۔ (بعد میں ادارہ کتاب سرائے نے 3 ضخیم جلدوں میں بھی شائع کیا)

اس موضوع پر آپ نے پاکستان کی سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس جناب ایس اے رحمن صاحب کے مشورے سے قلم اٹھایا تھا۔

④ **برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش:** صفحات 224 طبع 1989ء

⑤ **ارمغان حنیف:** آپ کے استاد مولانا محمد حنیف ندویؒ کے حالات زندگی پر مشتمل ہے۔ صفحات 371 طبع 1989ء

⑥ **اردو نثر کے ارتقاء** میں علماء کا حصہ (1857ء تک کے شمالی ہند کے علماء پر مشتمل ہے): یہ ڈاکٹر ایوب قادری صاحب کا پی ایچ ڈی کا مقالہ تھا، جسے آپ نے ایڈٹ کیا اس پر مقدمہ لکھ کر ادارہ ثقافت اسلامیہ سے شائع کرایا۔ صفحات 224 طبع 1989ء۔

⑦ **شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور ان کی علمی خدمات:** یہ ڈاکٹر ثناء ڈار (سابق چیئر مین شعبہ عربی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور) کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جسے بھی صاحب نے ایڈٹ کیا اور اس کی عربی و فارسی عبارتوں کا ترجمہ کیا اور اس پر مقدمہ لکھا

اور پھر ”ادارہ ثقافت اسلامیہ“ نے شائع کیا۔ صفحات 325 طبع 1991ء۔

⑧ **شرح صحیح بخاری:** یہ محترم غزالہ حامد کا ایم اے کا مقالہ ہے جسے بھی صاحب نے ایڈٹ کر کے عربی و فارسی عبارتوں کا ترجمہ کیا۔ نیز ان شروحات کا تذکرہ بھی کیا جن کا مقالہ نگار نے ذکر نہیں کیا پھر اس پر مقدمہ لکھا اور ”ادارہ ثقافت اسلامیہ“ نے شائع کیا۔ صفحات 175 طبع 1991ء

⑨ **تغییر انسانیت:** رسول اکرمؐ کی سیرت طیبہ پر مولانا سید جعفر شاہ پھلواڑی کی تصنیف جسے بھی صاحب نے ایڈٹ کیا اور عربی عبارتوں کا ترجمہ کر کے ادارہ ثقافت اسلامیہ کو اشاعت کے لئے دیا۔ پھر اس پر مقدمہ لکھ کر شائع کیا۔ صفحات 550 طبع 1975ء

⑩ **فقہ عمر:** مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہرویؒ کا ترجمہ: نظر ثانی اور ایڈٹنگ کے بعد ”ادارہ ثقافت اسلامیہ“ سے شائع کیا۔ صفحات 400 طبع 1975ء۔

⑪ **ماہنامہ ”المعارف“** یہ ادارہ ثقافت اسلامیہ سے نشر ہونے والا ماہانہ رسالہ تھا جس میں خالص تحقیقی مقالات شائع ہوتے تھے۔ بھی صاحب اس علمی مجلے کے 22 سال ایڈیٹر رہے۔ اس دوران آپ نے سینکڑوں ادارے، مضامین، کتابوں پر نقد و تبصرے وغیرہ اس رسالے میں لکھے۔

اس طرح 32 سال اس ادارے میں مختلف النوع علمی و تحقیقی خدمات انجام دینے کے بعد 16 مارچ 1996ء کو ادارہ ثقافت اسلامیہ سے سبک دوش ہو گئے۔

ادارہ ثقافت اسلامیہ میں ملازمت کے 32 سال کے عرصے میں، بھی صاحب نے ادارے سے ہٹ کر اپنے طور پر جو کتابیں تصنیف فرمائیں جو مقالے لکھے، اس کی کچھ تفصیل حسب ذیل ہے:

① **جمع و تدوین قرآن:** مقالہ برائے اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، طبع 1976ء

② **فضائل قرآن:** مقالہ برائے اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، طبع 1976ء

③ **مضامین قرآن:** مقالہ برائے اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، طبع 1976ء

④ **واقعات و قصص قرآن:** مقالہ برائے اردو دائرہ

معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، طبع 1976ء

⑤ **انجاز قرآن:** مقالہ برائے اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، طبع 1976ء

ان مقالات کے علاوہ متعدد موضوعات پر اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی کی مختلف جلدوں میں پچاس کے قریب مقالات شائع ہوئے۔

”ادارہ ثقافت اسلامیہ“ سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد مندرجہ ذیل کتابیں تحریر فرمائیں:

① **لسان القرآن جلد سوم:** یہ کتاب قرآن مجید کی توضیح لغت کے متعلق ہے۔ اس کی پہلی اور دوسری جلد مولانا محمد حنیف ندویؒ کی تحریر فرمودہ ہے۔ ان کی وفات کے بعد بھی صاحب نے اس کتاب کی تیسری جلد تحریر فرمائی۔ صفحات 342

② **چہرہ نبوت قرآن کے آئینے میں:** قرآن کریم کی روشنی میں رسول اکرمؐ کی سیرت طیبہ صفحات 336 طبع 1999ء۔

③ **میاں فضل حق اور ان کی خدمات:** یہ کتاب شخصیات کی ذیل میں آتی ہے جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے۔ صفحات 243 طبع 1997ء

④ **نقوش عظمت رفتہ:** مختلف شخصیات کے تذکروں کا مجموعہ، صفحات 640 طبع 1996ء۔

⑤ **بزم اربعہ جندناں:** مجموعہ شخصیات کا تذکرہ صفحات 630

⑥ **کاروان سلف:** تذکرہ ہائے شخصیات صفحات 527 طبع 645 طبع 2003ء

⑦ **قافلہ حدیث:** منتخب شخصیات کا دلچسپ تذکرہ۔ صفحات 645 طبع 2003ء

⑧ **اسلام کی بیٹیاں:** بہت سی صاحب عزم تاریخی خواتین کا تذکرہ صفحات 560 طبع 2003ء

⑨ **قصورِ خاندان:** اس کتاب کا تعلق مشہور وکیل اور مجاہد آزادی مولانا عبدالقادر قصوری مرحوم اور ان کے فرزند ان گرامی مجاہد آزادی مولانا محی الدین احمد قصوری (والد محین قریشی سابق نگران وزیراعظم پاکستان) مولانا محمد علی ایم اے قصوری، مولانا احمد علی قصوری اور میاں محمود علی قصوری (سابق وزیر قانون پاکستان اور خورشید قصوری سابق وزیر خارجہ کے

والد) کے تذکرے ملک و ملت اور وطن عزیز کے لئے ان کی ناقابل فراموش خدمات پر مشتمل ہے۔
صفحات 208 طباعت 1994ء۔

① برصغیر میں اہلحدیث کی آمد: صفحات 348 طباعت 2004ء

② لشکرِ اسامہ کی روانگی: ڈاکٹر فضل الہی کی عربی کتاب کا ترجمہ: صفحات 126 طباعت 2000ء

③ سیدنا ابوبکر صدیق: سیرت صدیقؓ پر محمد حسین بیگل مصری کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ۔
صفحات 620 طباعت 1998ء

④ ریاض الصالحین: حدیث کی مشہور ضخیم کتاب کا اردو ترجمہ مع حواشی دو جلدوں میں۔

⑤ ارمغانِ حدیث: معاملات سے متعلق سو منتخب احادیث کا مجموعہ مع ترجمہ و حواشی صفحات 272

⑥ سوانح قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری: سیرت نبویؐ کی مشہور کتاب ”رحمۃ للعالمین علاوہ ازیں کئی ایک کتابوں کے نامور مصنف اور سابق ریاست پٹیالہ کے سیشن جج علامہ محمد سلیمان سلمان منصور پوری کے حالات زندگی کا حسین مرقع۔
صفحات 496۔

⑦ سوانح صوفی عبداللہ: دارالعلوم تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے بانی مشہور مجاہد آزادی اور بزرگ حضرت صوفی محمد عبداللہ کی سوانح حیات، صفحات 450، طباعت 2005ء

⑧ میاں عبدالعزیز مالواڑہ بار ایٹ لاء: لاہور سے تعلق رکھنے والی برصغیر کی مشہور سیاسی اور سماجی شخصیت میں عبدالعزیز مالواڑہ کا سوانحی خاکہ ہے: صفحات 600

⑨ برصغیر کے اہلحدیث خدام قرآن: اس کتاب میں ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے ان اہل حدیث علماء کا تذکرہ ہے جنہوں نے قرآن مجید سے متعلق خدمات انجام دیں۔ صفحات 700
طباعت 2006ء

⑩ محفل دانش منداں: علمی و ادبی شخصیت کے خاکوں کا مجموعہ صفحات 600

⑪ دبستان حدیث: برصغیر کے ان اہلحدیث علمائے

کرام کا تذکرہ جنہوں نے حدیث یا شروح حدیث یا فتاویٰ پر کام کیا یا تدریسی خدمات انجام دیں۔ بڑا سائز صفحات 674۔

⑫ گلستان حدیث: علمائے کرام کی شخصیات، صفحات تقریباً 600

⑬ ہفت اقلیم: برصغیر کی سات معروف شخصیتوں کے مفصل حالات۔ صفحات 500۔

⑭ مولانا غلام رسول آف قلعہ میاں سنگھ: تقریباً ساڑھے پانچ سو صفحات۔ یہ کتاب واگزاری کے بعد مسجد نیلا گنبد کے پہلے خطیب جماعت مجاہدین اور تحریک آزادی کے ایک معروف کردار پر ہے۔

⑮ مولانا احمد دین لکھنوی: اسلام کے مناظر اور بہت بڑے عالم دین کے بارے میں تقریباً پانچ سو صفحات کی کتاب

⑯ پڑی خاندان: پنجاب کے ایک مشہور علمی خاندان کے بارے میں ہے۔ ساڑھے پانچ سو کے قریب صفحات ہیں۔

⑰ برصغیر میں اہل حدیث کی تنظیمی سرگزشت: جماعت اہل حدیث کی تاریخ کے حوالے سے تقریباً سات سو صفحات۔

⑱ خطبات استقبالیہ: صدارت و خطبات استقبالیہ 1906ء سے لے کر آج تک کی مختلف آل انڈیا اور آل پاکستان کانفرنس کے صدارتی و استقبالی خطبات پر مشتمل ہے۔ صفحات 368

⑲ گزرگئی گزران: یہ مولانا محمد اسحاق بھٹی کی اپنی آپ بیتی ہے، اس میں انہوں نے اختصار سے اپنی زندگی کے حالات تحریر فرمائے ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے بارے میں بات کرتے، وضع داری اور قدرے تکلف اور نہایت انکسار سے کام لیتے ہیں پھر بھی پڑھنے والے کو محسوس و معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کس قدر مشکلات و مصائب سے گزرے ہیں۔ یہ کتاب 466 صفحات پر مشتمل ہے۔

⑳ برصغیر میں اہلحدیث کی سرگذشت: صفحات 333، ناشر مکتبہ سلفیہ لاہور

㉑ چنستان حدیث: (بمسلسلہ تاریخ اہلحدیث)

㉒ برصغیر میں اہلحدیث کی اولیات: صفحات 182،

ناظر دارابی الطیب گوجرانوالہ

㉓ تذکرہ مولانا محی الدین لکھنوی: (حالات، خدمات، خاندان) ناشر مکتبہ اسلامیہ لاہور، صفحات 455۔

㉔ بوستان حدیث: تقریباً 46 علمائے کرام جن کا تعلق پاک و ہند کے علاوہ برطانیہ، سعودی عرب، کویت وغیرہ سے ہے تقریباً ساڑھے سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔ میرے (احاطہ علم میں ان کی یہی تصانیف و تحریرات ہیں ان کے علاوہ بھی ان کا بے شمار کام ہے)۔ اپنی تحریروں کے خلاصہ کے طور پر بھی صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

☆..... تصانیف و تراجم

☆..... اخباری مضامین و مقالات

☆..... اخباری ادارے و شذرات

☆..... بہت سی کتابوں پر مقدمہ

یہ تمام تحریریں اگر کتابی سائز میں منتقل کی جائیں تو 40 ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہوں۔ ریڈیو کی پچاسوں تقریروں کے بے شمار صفحات ان کے علاوہ ہیں۔ متعدد کتابوں کی ایڈیٹنگ (ادارات) بھی اس میں شامل نہیں۔ یعنی صاحب نے کئی کتابوں کے مقدمات اور تقاریر تحریر کیں (میری بھی ایک کتاب ”اسلام اور جمہوریت“ کا مفصل مقدمہ لکھا) بعض اوقات، مسکراتے ہوئے فرماتے ”یار! مقدمہ بازی“ بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اسی طرح بے شمار طلبہ کو ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات کے لئے تفصیلی مضامین اور مقالے لکھ کر دیئے یا ان کی تحریری مدد و اعانت کی۔ اب بعض لوگ ان کے مقدمات اور مختلف جرائد کے مضامین کو کپی کرنے میں مصروف ہیں جن میں حافظ شاہد محمود (گوجرانوالہ) نمایاں ہیں۔

یہ تھی بھی صاحب کی کتابوں کی کچھ تفصیل جو آج الحمد للہ دنیا کے کونے کونے میں پہنچی ہوئی ہیں اور جو قارئین کو نہ صرف متاثر کرتی ہیں بلکہ اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہیں۔

25 دسمبر 1965ء (یکم رمضان المبارک

1385ھ) کو ریڈیو پاکستان لاہور سے بھی صاب کی پہلی تقریر نشر ہوئی۔ اس غمے بعد ریڈیو تقریروں کا ایک سلسلہ چل نکلا۔ کبھی کبھی ایک دن کے مختلف پروگراموں میں تین تین تقریریں بھی ہوئیں۔ کبھی پنجابی پروگرام، کبھی صراطِ مستقیم، کبھی آیاتِ بینات، کبھی فوجیوں کا پروگرام،

پارکوں میں اوپن ایئر قسم کے جنسی عمل کے مظاہرے ہوں؟ خوبصورت لڑکیوں کو سرمایہ دار دولت کی طاقت سے خرید کر شو بزنس، نائٹ کلبوں اور شراب خانوں میں استعمال کریں؟ عورت کا استحصال کرنے والے جرائم جاسوسی اور کاروباری تشہیر میں اس سے ظالمانہ فائدہ اٹھائیں؟ حکومت کے بڑے بڑے محکمے اور کاروباری فرمیں اپنے مہمانوں کی تواضع کا سامان بنانے کے لیے ان کو خریدیں؟ قانونی جواز سے ہم جنسی کی شادیاں ہوں؟ ماں، بہن اور بیٹی کے احترام کا معروف طور پر خاتمہ ہو جائے؟ جنسی فراوانی کے باوجود جبری بدکاری کے واقعات بڑھ جائیں؟ عورت کا سڑکوں پر چلنا (بعد مغرب) ناممکن ہو جائے؟ عورت پھر زمانہ جاہلیت والی زن بن جائے؟ اگر جواب نہیں میں ہے تو آئیے مغربی تہذیب اور بے پردگی کا خاتمہ کر کے عورت کو شمع محفل بننے سے بچائیں اور اس کے قدموں کے نیچے جنت رکھ دیں۔

ختم نبوت کا دفاع مسلک الحمدیہ کا امتیاز ہے

✽ رسول اللہ کی ختم نبوت کا دفاع مسلک اہل حدیث کا طرہ امتیاز ہے۔ تاریخ اسلام کے ہر موڑ پر چھوٹی نبوت کے دعوے داروں کو علماء اہل حدیث نے ہمیشہ آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے سابق لائبریرین مولانا محمد اشرف جاوید آف کھڑیا نوالہ نے جامع مسجد سیدنا حسین بدو ملی میں مجلس علمی بدو ملی کے 30 ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ تاج دار ختم نبوت کی حرمت پر مرثا ہر مسلمان کے لیے سعادت کی بات ہے۔ مولانا محمد اشرف جاوید نے بدو ملی کے دورے کے دوران حکیم عبدالرحمن خلیق امرتسری مرحوم کے کتب خانے کا وزٹ کیا اور جامع مسجد رحمانیہ جامع مسجد قدس بدو ملی اور جامع مسجد اہل حدیث بھنگالہ ماہیاں میں مختلف اجتماعات سے خطاب بھی کیا۔ مقامی ذمہ داران اور احباب جماعت سے ملاقاتیں بھی کیں۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی بدو ملی

اظہار تعزیت

✽ سید عبداللہ شاہ نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان اور پروفیسر عبدالکیم سیف کی وفات حسرت آیات پر حاجی محمد سعید احمد سینئر نائب امیر ضلع فیصل آباد نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت تامہ اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

تصنیف و تالیف میں مصروف رہے۔ اتنی بڑی علمی شخصیت ہونے کے باوجود ہر قسم کے احساس تفاخر یا غرور علم سے کوسوں دور تھے، تمام عمر انتہائی سادگی سے گزار دی۔ ”ستائش کی تمنا نہ صلے کی پروا“ پر صحیح معنوں میں زندگی بھر عمل کیا، ان کی سوانح عمری ”گزر گئی گزران“ پر اس کی ایک جھلک دیکھی جاسکتی ہے۔ آج کے دور میں چند حروف لکھنے والے علامہ کہلانے لگتے ہیں، بھٹی صاحب صحیح معنوں میں اس کے حق دار تھے، لیکن کسی کو انہیں علامہ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی کہ انہیں اس طرح کی حرکات قطعاً گوارا نہیں تھیں۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی کی کتابیں اور تحریریں بہت متنوع ہیں، تفسیر، حدیث، فقہ اور تاریخ ویر پر کتابیں لکھیں، فقہاء ہندو پاکستان پر ضخیم کتابیں لکھیں۔ انہوں نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اس کا حق ادا کر دیا، شخصیات پر لکھا تو کئی کتابیں وجود میں آئیں۔

آخری عمر میں وہ نقل و حرکت کا شکار ہو گئے تھے، لیکن ان کا حافظہ بکا تھا، اپنی یادداشت کے زور پر وہ گھنٹوں بلا ٹکنا علمی گفتگو کرنے کا ملکہ رکھتے تھے۔ طرز زندگی اتنا سادہ تھا کہ اس لحاظ سے وہ آج کے دور کی شخصیت ہی نظر نہیں آتے تھے، 91 ویں سال میں بھی متحرک زندگی گزار رہے تھے۔ آخری برس بھی ان کی لکھی ہوئی چار کتابیں شائع ہوئیں اور دو زیر طبع ہیں، جبکہ چند ایک پر کام جاری تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور فروگزاشتوں سے درگزر فرمائے۔

اللهم اغفر له وارحمه و عافه واعف عنه
وادخله الجنة الفردوس ووسع مدخله آمین

پردہ... عفت و غیرت کا محافظ

ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں پر ہوس زدہ نظریں پڑیں؟ ان پر آوازے کسے جائیں؟ ان سے بیہودہ مذاق کیا جائے؟ ان کے اعضاء پر عجیب عجیب تشبیہیں، استعارے اور گھٹیا الفاظ چسپاں کیے جائیں؟

تمہارے گھروں میں محبت کا دور چلے؟ حرام اولادیں ہوں؟ بات بات پر طلاقیں ہوں؟ اور طلاقوں کی شرح بڑھتی چلی جائے؟ خاندان سے آزاد لڑکیاں جنس مقابل میں ”دوست“ تلاش کریں؟ اور ان کے ساتھ بچہ باقی طور پر برس، مہینے، دن یا گھنٹے علیحدگی میں گزاریں؟

کبھی کتابوں پر تبصرے، کبھی سوشل دھرتی، کبھی کسی مذاکرے میں شمولیت اور کبھی اور پروگرام۔

ایک مرتبہ ریڈیو پاکستان کی طرف سے ”ہفتہ حدیث“ منایا گیا۔ اس کے ارباب انتظام نے سات مقررین کو چنا، جن میں سے ایک بھٹی صاحب بھی تھے۔ ہر تقریر کا دورانیہ 35 منٹ کا تھا۔ بھٹی صاحب نے ”حدیث اور اسماء الرجال“ کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ یہ تقریر متعدد مرتبہ ریڈیو پر نشر ہوئی۔

ایک مرتبہ مسلسل پندرہ روز سیرت پروگرام دیا گیا جس میں بھٹی صاحب کو سیرت النبیؐ کی مشہور کتاب ”رحمۃ للعالمین“ کی تخصیص پیش کرنا تھی۔ یہ روزانہ پندرہ منٹ کا پروگرام تھا۔ پھر اسی پروگرام کو اسی انداز سے پنجابی میں پیش کرنے کو کہا گیا۔ اس پروگرام کو اردو پنجابی دونوں زبانوں میں بھٹی صاحب نے بہترین انداز میں پیش کیا۔ ریڈیو پاکستان لاہور نے ”زندہ تابندہ“ پروگرام شروع کیا تو اس کے منتظمین نے بھٹی صاحب سے اصرار کیا کہ وہ اس پروگرام میں اہم فوٹ شدہ شخصیات کا تذکرہ کریں۔ موصوف نے مسلسل 45 دن پروگرام کیا۔

بھٹی صاحب کو پہلی مرتبہ 27 جولائی 1992ء کو ٹی وی پر ”بصیرت“ پروگرام کرنے کی دعوت دی گئی۔ اس کے بعد آپ نے ٹی وی پر بھی متعدد پروگرام پیش کئے۔ شرعی عدالت کی طرف سے بھٹی صاحب کو اطلاع آئی کہ وہ آپ کو اہم شرعی مسائل پر مشیر مقرر کرنا چاہتی ہے لیکن آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اس سے میرے تصنیفی کاموں میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔

ایک مرتبہ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین اور بھٹو دور کے وفاقی وزیر مولانا کوثر نیازی مرحوم نے بھٹی صاحب سے ان کے دفتر ”ادارہ ثقافت اسلامیہ“ میں خود آکر آپ سے کونسل کی رکنیت قبول کرنے کے لئے اصرار کیا۔ یہ وہ عہدہ ہے جس کے حصول کے لئے لوگ واسطے وسیلے ڈھونڈتے ہیں، لیکن بھٹی صاحب کی درویشی کہ آپ نے اپنی علمی مشغولیات کے پیش نظر معذرت کر لی۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی واقعاً علم و فضل کا گہرا سمندر تھے، ساٹھ سے زیادہ کتابوں کے مصنف تھے، انتہائی وقیع علمی کتابوں کا ترجمہ کر کے انہوں نے اپنی زبان دانی کا لوہا منوایا۔ مدت العمر ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور میں

ردِ قادیانیت پر

قسط نمبر ۸

علمائے اہل بیت کی خدمات

جناب عبدالرشید عراقی

۱۱۱۔ مرزائیت اور اسلام:

اس کتاب میں مرزا قادیانی اور اس کی ذریعہ الغایہ کے کریکٹر و کردار کی تمام تفصیل بیان کی ہے۔ (صفحات ۲۳۰ تا ۱۹۷۶)

ڈاکٹر بسطین لکھنوی

معروف مقالہ نگار اور اسکالر قادیانی فتنہ کے متعلق بہت زیادہ معلومات رکھتے ہیں اور اپنے مسلک اہل حدیث میں بہت پختہ ہیں۔ کہنہ مشق صحافی بھی ہیں۔ قادیانیت کی تردید میں آپ کے دو کتابچے ہیں:

۱۱۲۔ قادیانیت ستر ۱۹۷۴ء کے بعد:

اس کتابچے میں قادیانی فتنہ کے مختلف موضوعات پر اظہار خیال کیا ہے۔ یہ کتابچہ پہلے مفت روزہ المنبر فیصل آباد میں ۶ قسطوں میں شائع ہوا۔ (صفحات ۲۳۰ تا ۱۹۷۶ء)

۱۱۳۔ قادیانیت ۱۹۷۴ء سے ۱۹۸۴ء تک:

اس کتابچے میں قادیانیت کے سیاسی اتار چڑھاؤ، جوار بھانا کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ (صفحات ۲۸ تا ۱۹۸۵ء)

جن علماء کرام نے قادیانی فتنہ کی تردید میں صرف ایک کتاب لکھی اس کی تفصیل قارئین کی خدمت میں پیش ہے:

مولانا محمد جعفر تھانسی

مولانا محمد جعفر تھانسی کی آزادی ہند کے نامور مجاہد تھے۔ ۱۸ سالہ کالہ پانی جیل میں گزارے۔ برطانوی سامراج سے سخت نفرت کرتے تھے۔ ان کی مشہور کتاب ”کالا پانی“ ہے ۱۹۱۰ء میں وفات پائی۔ قادیانیت کی تردید میں ”تائید آسانی در رد نشان آسانی“ کتاب لکھی۔

۱۱۴۔ تائید آسانی در رد نشان آسانی:

یہ کتاب مرزا قادیانی کی کتاب ”نشان آسانی“ کی تردید میں ہے۔ (صفحات ۳۰ تا ۱۸۹۲ء)

علامہ احسان الہی ظہیر

معروف عالم دین اور سکالر جن کے علم و فضل کا اعتراف عالم عرب کے علماء نے بھی کیا ہے۔ بہت بڑے خطیب اور مقرر عربی، فارسی، انگریزی اور اردو کے بلند پایہ ادیب اور مصنف تھے۔ اس کے ساتھ نامور صحافی بھی ہفت روزہ الاعتصام لاہور، ہفت روزہ اہل حدیث لاہور اور ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور کے ایڈیٹر رہے۔ ۳۰ مارچ ۱۹۸۷ء کو ریاض (سعودی عرب) میں انتقال کیا اور بقیع (مدینہ منورہ) میں سپرد خاک کیے گئے۔ قادیانیت کی تردید میں آپ کی دو کتابیں ہیں:

۱۱۰۔ القادیانیہ (عربی) دراسات و تحلیل:

یہ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب قادیانی فتنہ اور اس کے بانی مرزا غلام قادیانی کے حالات اور تحریک قادیانیت پر عمدہ انداز میں بحث کی ہے۔ ابواب کے عنوانات یہ ہیں:

- ⊗ قادیانیت استعماری حربہ
- ⊗ قادیانیت اور مسلمان
- ⊗ متبئی قادیانی کی طرف سے انبیاء و صحابہ کی توہین
- ⊗ متبئی قادیانی کی رسول اللہ ﷺ سے مماثلت و عظمت (معاذ اللہ)

- ⊗ قادیانیت اور اس کے عقائد
- ⊗ قادیانی متبئی اور تاریخ
- ⊗ متبئی قادیانی اور پیش گوئیاں
- ⊗ قادیانیت اور مسیح موعود
- ⊗ قادیانی زعماء اور فرقتے
- ⊗ ختم نبوت اور قادیانی تحریفات

شروع میں ۱۸ صفحات پر مقدمہ ہے جس میں القادیانیہ پر لکھنے کے محرکات کا ذکر کیا گیا ہے۔ (صفحات ۳۰ تا ۱۹۶۷ء)

دوسری بار یہ کتاب مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجپانی مرحوم نے اپنے اشاعتی ادارہ المکتبہ السلفیہ لاہور سے شائع کی۔

مولانا حافظ ابوالحسن محمد سیالکوٹی:

جلیل القدر عالم اور محدث تھے کئی ایک کتابوں کے مصنف اور مترجم تھے۔ شیخ الکل حضرت میاں صاحب سے مستفیض تھے۔ فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری (۳۰) جلدوں میں کیا۔ ۱۳۲۵ھ میں وفات پائی۔ قادیانی فتنہ کی تردید میں ایک کتاب لکھی:

۱۱۵۔ بجلی آسانی بر سر دجال قادیانی:

اس کتاب میں مرزا قادیانی اور اس کے کفریہ عقائد کا ذکر کیا گیا ہے۔

مولانا عبدالعزیز ملتانی:

نامور عالم دین اور مشہور واعظ اور مصنف تھے اویان باطلہ کی تردید میں ان کا مطالعہ وسیع تھا۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری سے مستفیض تھے۔ فن مناظرہ میں بھی ان کو یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ ۱۹۶۹ء میں انتقال کیا۔ قادیانی فتنہ کی تردید میں ایک کتاب لکھی:

۱۱۶۔ اکاذیب مرزا:

اسی کتاب میں کذاب ثانی مرزا غلام قادیانی کے (۵۰) جھوٹ اس کی تحریروں سے ثابت کیے گئے ہیں۔

(صفحات ۱۶ تا ۱۳۳۹ء)

مولانا حافظ عبداللہ روپڑی:

علوم اسلامیہ کا بحرِ خاں مجتہد العصر مفتی اعظم، بلند پایہ محدث اور نامور عالم دین تھے۔ مسائل کی تحقیق و تدقیق میں ان کو یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ نامور مدرس اور صحافی تھے اور کثیر تصانیف کے مصنف ۱۹۶۳ء میں لاہور میں انتقال کیا۔ قادیانیت کی تردید میں ان کی ایک کتاب ہے:

۱۱۷۔ مرزائیت اور اسلام:

اس کتاب میں مسئلہ ختم نبوت اور لفظ خاتم النبیین پر بحث کرتے ہوئے مرزا غلام قادیانی کے دعویٰ مسیحیت اور نبوت کا رد کیا ہے۔ (صفحات ۶۳ تا ۱۹۵۳ء)

یاد رفتگان

پروفیسر عبدالحکیم سیف

انا لله وانا اليه راجعون

پچھلے چند ماہ سے تسلسل کے ساتھ کئی نامور اور جید علماء کی وفات کی خبریں ہمیں افسردہ کر رہی ہیں۔ اگرچہ ہر ایک کے جانے کا وقت مقرر ہے اور موت بھی برحق ہے لیکن جانے والوں کی وفات سے جو غلا پیدا ہوتا ہے وہ پر ہوتا نظر نہیں آتا۔ کیونکہ موت العالم موت العالم ایک حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ پروفیسر شہاب الدین مدنی، مولانا عبد اللہ مدنی جھنڈاگری، مولانا عبد الحمید ازہر، مولانا محمد اسحق بھٹی، مولانا عبد السلام فتح پوری رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی وفیات کے بعد سے ابھی سنبھلنے نہ پائے تھے کہ دو جید علماء کی خبر وفات نے مزید غموں کے پہاڑ گرا دیے۔ اب مولانا پروفیسر عبدالحکیم سیف منتظم جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور کی خبر وفات شائع ہوئی۔ آپ 29 جنوری 2015 بروز جمعہ المبارک فوت ہوئے ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا عبد السلام بھٹوی نے پڑھائی۔ مولانا پروفیسر عبدالحکیم ایک علمی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ان کے والد مولانا عبد القدوس گورگانوی نے بھارت کے جید علماء سے علم دین حاصل کیا۔ وہ دین کے داعی، کامیاب مدرس اور زبردست مبلغ تھے۔ انہوں نے قیام پاکستان سے قبل میوات میں جامعہ محمدیہ کے نام سے توحید و سنت کا تعلیمی ادارہ قائم کیا تھا۔ 1947 میں ہجرت کر کے ضلع قصور کے مشہور شہر کوٹ رادھا کشن میں قیام کیا۔ مولانا عبد القدوس نے جامع مسجد کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کی تعلیم و تدریس کیلئے جامعہ محمدیہ کے نام سے دوبارہ مدرسہ بنایا جہاں علاقے کے لوگوں نے کثیر تعداد میں قرآن و سنت کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے شاگردوں کی ایک بڑی تعداد قرآن و سنت کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ مولانا قاری عبد اللطیف سابق مدرس جامعہ رحمانیہ منصور آباد، مولانا قاری عبدالشکور برق مرحوم اور مولانا قاری محمد ادریس فاضل جامعہ سلفیہ (مولانا عبدالحکیم سیف کے داماد) ان کے قریبی عزیزوں میں سے ہیں۔ جو اس وقت جدہ میں دعوت و تبلیغ میں گزشتہ تیس سال سے مصروف ہیں۔ پروفیسر مولانا عبدالحکیم سیف کوٹ رادھا کشن، گورنمنٹ اسلامیہ کالج میں لیکچرار بھی تھے۔ انہوں نے مدرسہ کو جدید بنیادوں پر استوار کیا اور اتنی محنت کے ساتھ اپنی ذمہ داری نبھائی کہ اس علاقے اور قرب وجوار میں مسلک سلف کاسب سے موثر اور مستند ادارہ بن گیا۔ ان کی وفات سے قصور کا علاقہ ایک نیک دل رہنما سے محروم ہو گیا ہے۔

سید عبدالحکیم شاہ

انا لله وانا اليه راجعون

اسی طرح فروری کے پہلے ہفتے میں مولانا سید عبدالحکیم شاہ لاہور میں وفات پا گئے۔ انا لله وانا اليه راجعون! مدینہ یونیورسٹی سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے بلوچستان کے دار الحکومت کوئٹہ میں درس و تدریس کا کام شروع کر دیا تھا اور موسم کی سردمہری، علاقے کی اجنبیت کی باوجود مرحوم نے بڑے استقلال اور پامردی کے ساتھ ساری حیات مستعار یہیں گزار دی۔ سید عبدالحکیم شاہ صاحب نے طلباء و علماء کیلئے پامردی اور استقلال کی ایک مثال قائم کر دی ہے۔ ان کی عمر کوئی زیادہ نہ تھی وہ دل کے عارضہ میں مبتلا تھے و بالاخر جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحوم جماعت کے بڑے متحرک کارکن تھے۔ صوبہ بلوچستان تعلیمی و دینی لحاظ سے بہت پسماندہ شمار ہوتا ہے۔ شاہ صاحب نے بڑی جانفشانی اور حوصلے سے اس سنگلاخ زمین میں توحید و سنت کی آبیاری کی۔ اور ساری زندگی اعلائے الحق کیلئے گزار دی۔ ان کی نماز جنازہ دیرینہ ساتھی شیخ الحدیث مولانا مسعود عالم دام ظلہ نے پڑھائی جس میں جماعت کے اکابر و اصغر نے شرکت کی۔ بعد ازاں علامہ اقبال ٹاؤن کے قبرستان میں ان کی تدفین کر دی گئی۔ ان بزرگ دوستوں کی وفات سے جماعت ایک بامعجز جلیل القدر اہل علم کی برکات سے محروم ہو گئی ہے۔ حق تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ سے وابستہ تمام علماء و احباب اس جماعتی نقصان پر دل گرفتہ ہیں اور رب کریم سے خیر و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ مرحومین کیلئے جنت الفردوس اور تمام پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔

حافظ عبد الاعلیٰ درانی

ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی کابینہ کا اجلاس

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی مرکزی کابینہ کا اہم اجلاس مورخہ 20 مارچ 2016ء بروز اتوار یوتھ صبح 10:30 بجے بمقام ہرن مینار شیخوپورہ میں زیر صدارت حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان منعقد ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ بروقت پہنچ کر تنظیمی وابستگی اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کی پاسداری کریں گے۔ مہمانان خصوصی ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد حافظ رانا محمد خلیق خاں سپردی۔ ایجنڈا: اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے دستور پر نظر ثانی۔ نفاذ اسلام کی تحریک کو موثر مضبوط اور مربوط بنانے کے لیے ضلعی و صوبائی سطح پر کنونشنز کا انعقاد دیگر اقدامات۔ معزز اراکین شوریٰ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے لیے ترقیاتی نصاب کی فراہمی اور تربیتی نشستوں کے حوالے سے منصوبہ بندی۔ نداء الاحسان کی توسیع اشاعت کے حوالے سے غور و خوض۔ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی رکن سازی کے لیے منصوبہ بندی۔ دیگر امور باجائز صدر مجلس۔

نوٹ: اجلاس کی جگہ اور ایڈریس کے بارے میں اس نمبر پر رابطہ کریں: 0300-4324407
حافظ فیصل افضل شیخ، جنرل سیکرٹری AYF پاکستان

امیر ضلع گوجرانوالہ کی سعودی عرب سے مراجعت

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ کے امیر اور نامور عالم دین قاری محمد حنیف ربانی سعادت عمرہ حاصل کرنے کے بعد سعودی عرب سے وطن واپس پہنچ گئے۔ علامہ اقبال ایئر پورٹ لاہور پر احباب جماعت اور اعضاء و اقارب نے ان کا استقبال کیا۔ اب احباب جماعت تبلیغی پروگرام کے سلسلے میں ان سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے عمرہ مبارک کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔

حافظ محمد عثمان شاہر، حافظ محمد عمران ربانی، حافظ سرفراز نجمی

سعودی عرب روانگی

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل نوشہرہ درکاں کے امیر سید محمد مصطفیٰ جعفر شاہ عمرہ کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ ان کی عدم موجودگی میں ڈاکٹر محمد یونس قائم مقام امیر تحصیل ہوں گے۔ ایئر پورٹ پر جماعتی احباب نے ان کو الوداع کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس مبارک سفر کو بابرکت بنائے۔ آمین!
دعا گو: حافظ عثمان شاہر

کاروان بیداری ملت چنیوٹ میں

9 اپریل کو فیصل آباد کے عظیم تاریخی میدان دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں منعقد ہونے والی ڈویژنل بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلہ میں قائدین پنجاب مؤرخہ 20 فروری بروز اتوار دوپہر ڈیڑھ بجے چنیوٹ کے ضلعی و تحصیل کیابناؤں کے اجلاس میں تشریف فرما ہوئے۔ امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد سرپرست اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ اور ناظم اعلیٰ پنجاب مولانا میاں محمود عباس وفد میں شامل تھے۔ اجلاس کا آغاز حافظ عبد القادر محمدی کی تلاوت سے ہوا۔ ازیں بعد ناظم ضلع مولانا قاری محمد ایوب چنیوٹی نے بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کی تیاریوں اور انتظامات کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ ان شاء اللہ ضلع چنیوٹ فیصل آباد کی کانفرنس کو تاریخ ساز بنانے میں تاریخی کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع کی تمام تحصیلوں کی طرف سے فلکمر کی پرچمگاہ کا آغاز ہو چکا ہے ہم ان شاء اللہ اشتہارات بھی بنوائیں گے اور لوگوں کو بھی لکھرائیں گے۔

امیر پنجاب حضرت پروفیسر حافظ عبدالستار حامد حفظہ اللہ نے شرکائے اجلاس کو بتایا کہ گذشتہ پانچ کانفرنسیں اپنی مثال آپ تھیں۔ لوگ ان کانفرنسوں میں اہم حدیث کی شان و شوکت دیکھ چکے ہیں۔ الحمد للہ! تاریخ ساز کانفرنسیں جماعتی بیداری اور کارکنان کو متحرک رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ فیصل آباد کی کانفرنس جن حالات میں ہو رہی ہے آپ لوگوں کو ان قوی و دین الاقوامی حالات پر نظر دیکھنا ہوگی۔ اسلام اور مسلمانوں کو درپیش مسائل و مصائب اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ امت مسلمہ کو ایک واضح لائحہ عمل دیا جائے اور اس کانفرنس میں قائد اہل حدیث علامہ پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ محترم ڈاکٹر حافظ عبدالکریم امت کو ایک لائحہ عمل دیں گے۔ نوجوان نسل کو جس طرح انتہا پسندی کی طرف مائل کیا جا رہا ہے یہ کانفرنس انہیں فقہ حنفی سے بچانے اور اعتدال کی تعلیمات اسلامی کی طرف لانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ امیر پنجاب نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے کارکنان کو ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ اپنے اپنے علاقے، یونٹ یا مسجد کی طرف سے کم از کم دس دس فلکمر بنوائیں۔ تحصیل کی سطح پر مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث پوچھ فورس کے کارکنان الگ الگ اشتہارات چھپوائیں۔ چھوٹے سٹیکر

بنوائیں۔ تحصیل لیول پر شعبہ نشر و اشاعت اور شعبہ تبلیغ کو متحرک کریں۔ اخبارات میں کانفرنس کی خبریں لگوائیں ضلعی و شہری قائدین ہر پندرہ دن میں ایک پریس کانفرنس کے ذریعے اپنا موقف عوام تک پہنچائیں۔ اسی طرح ہر لیول پر تبلیغی پروگراموں کا انعقاد کریں اور ہر خطیب اپنے ہر خطبہ و درس میں کانفرنس کی تشہیر کرے۔ انہوں نے کہا کہ دھوبی گھاٹ گراؤنڈ کوئی اتنا بڑا نہیں کہ جسے تھرتا اہل حدیث کے لئے ناممکن ہو۔ ہم اس سے پہلے اس گراؤنڈ کو کئی مرتبہ جنگی داماں کا شکار کرنے پر مجبور کر چکے ہیں اور اب بھی دھوبی گھاٹ گراؤنڈ چھوٹا پڑ جائے گا۔ امیر پنجاب نے مزید کہا کہ ہر علاقے سے کانفرنس پر جانے کا وعدہ کرنے والوں کی فہرستیں بنائیں اور مسلسل ان سے رابطہ رکھیں۔ تاکہ وہ لوگ کانفرنس میں شریک ہو سکیں۔

ناظم اعلیٰ پنجاب مولانا میاں محمود عباس نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے چنیوٹ کی اہمیت اور تاریخی اعتبار سے چنیوٹ کا جماعتی مقام بیان کیا۔ قادیانوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کی اکثر دہشت گردیوں میں انہی قادیانوں کا کردار ہے۔ یہ اسلام دشمن بھی ہیں اور ملک دشمن بھی۔ ہمیں ان کے عزائم سے آگاہ رہنے کیلئے بھی بیدار ہونا ہوگا۔ ناظم اعلیٰ پنجاب نے مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں ایک اصول بیان کیا ہے کہ **إِنَّ تَتَذَكَّرُ اللَّهُ يَنْصَحُكُمْ** کہ اگر تم اللہ کے دین کی نصرت کرو گے تو تمہیں مدد دی جائے گی۔

سرپرست اعلیٰ پنجاب مولانا محمد نعیم بٹ نے اجلاس سے اپنے خطاب میں کہا کہ چنیوٹ کے کارکنان اگر اس جذبے کا مظاہرہ کریں جو حضرت علامہ شبید کے دہ میں ان کے اندر موجود تھا تو صرف چنیوٹ کے لوگ ہی دھوبی گھاٹ گراؤنڈ کو بھر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح علامہ شبید کے دور میں چنیوٹ کی کانفرنس ایک تاریخی حیثیت رکھتی تھی اسی طرح آج یہ کانفرنس بھی اس سے کہیں زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ مولانا نعیم بٹ نے کہا کہ بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس تو ہو ہی جاتی ہے ان شاء اللہ مگر سوچنا تو یہ ہے کہ اس کانفرنس میں ہمارا انفرادی حصہ کیا ہے۔ ہر کارکن اپنے خمیر کی عدالت بھی کھڑے ہو کر یہ سوال خود سے کرے۔ زبان ہلا کر یہ کہہ دے کہ جماعت کیا کر رہی ہے بہت آسان ہے مگر خود سے سوال کرنا کہ ہم نے کیا کیا

ہے یہ بہت مشکل ہے۔ مولانا نعیم بٹ نے کہا کہ کانفرنس کو کامیاب کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ قائدین پنجاب کے خطابات سے کارکنان میں جذبہ پیدا ہوا اور انہوں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے مکمل اور پُر غلوص جدوجہد کرنے کا اعلان کیا۔ اجلاس میں تحصیل چنیوٹ اور تحصیل بھوانہ سے کم از کم دو بڑی گاڑیوں کے قافلے اور تحصیل لالیاں سے ایک گاڑی لانے کا اعلان کیا گیا جبکہ باقی تحصیلیں اور شہر سے بھی بھرپور اور بڑے قافلوں کے ساتھ کانفرنس میں شرکت کا وعدہ کیا گیا۔

اجلاس میں امیر ضلع حاجی عبدالغفور، ناظم ضلع قاری محمد ایوب چنیوٹی، حافظ دادو قمر (ناظم تحصیل چنیوٹ) قاری عبدالرحمان صدیقی، مولانا سیف اللہ، ڈاکٹر شبیر، میاں عبد المجید کاجو، عبد المالك کاجو، عثمان غنی، حافظ عبد الرحمان، نعیم اختر، عبدالرؤف ساجد، مظفر حسین رحمانی، اورنگ زیب، محمد امین، حافظ عبد القادر، قاری عبدالرزاق ثار، چوہدری عبدالغنی جٹ، شاہد نواز، محمد داؤد، محمد الغفار غفاری، عماد الہی، محمد عبد اللہ، مہر محمد طارق ڈاہر، چوہدری شہزاد مختار چدھر، حاجی محمد یوسف، محمد مغفور، قاری سعید اللہ، محمد وحید اور دیگر جماعتی ذمہ داران و اہل حدیث پوچھ فورس نے شرکت کی۔

رپورٹ: محمد ابراہیم ظہیر ناظم نشر و اشاعت پنجاب

سرزمین رحیم یار خاں میں عظیم الشان لائسنس آف

10 فروری 2016ء ماہنامہ 2 بجے تحصیل الشیخ جناب مولانا محمد مظفر شیرازی (فاضل مدینہ یونیورسٹی) سیالکوٹ (مدرس جامعہ اسلامیہ اہل حدیث گوجرانولہ) مولانا عبداللہ رانج (فیصل آباد) مولانا غلیل الرحمن اعظمی (مدینہ منورہ) مرکز منہاج الاسلام شی رحیم یار خاں تشریف لائے۔ 10 فروری کو الشیخ غلیل الرحمن اعظمی نے مرکز میں بعد نماز فجر درس حدیث دیا اور بعد نماز عصر مرکز میں مولانا عبداللہ رانج نے ”عالم کون“ کے عنوان پر درس قرآن ارشاد فرمایا۔ بعد نماز عشاء مولانا محمد مظفر شیرازی نے ”تقویٰ“ کے عنوان پر درس حدیث ارشاد فرمایا۔ الحمد للہ تینوں درسوں میں اہل رحیم یار خاں نے بڑے ذوق کے ساتھ شرکت کی اور علماء کرام کو فوجیوں دعائیں دیں۔ شیخین سے سوال و جواب کی نشستیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ شیوخ کا شہرہ ادا اہل رحیم یار خاں کی محبت اپنی رضا کے لیے قبول فرمائے۔ آمین! 12 فروری 2016ء کی دوپہر کو شیوخ کو دعاؤں اور گرجشوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمارے

صاحبزادہ شام اللہ علیہ السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمارے

ناظم اعلیٰ پنجاب کی وطن واپسی

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ناظم اعلیٰ میاں محمود عباس سعودی عرب کے دو ماہ کے دورے کے بعد وطن واپس پہنچ گئے۔ علامہ اقبال ایئر پورٹ لاہور پر جماعتی ذمہ داران و کارکنان نے ان کا استقبال کیا۔ سعودی عرب وزٹ کے دوران انہوں نے عمرہ کی سعادت پائی اور تنظیمی تبلیغی پروگرامز سے خطاب جماعتی احباب و ذمہ داران اور عرب شیوخ سے ملاقاتیں بھی کیں۔ احباب جماعت اب ان سے تنظیمی تبلیغی حوالے سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

منجانب: عبدالرحیم قریشی ناظم دفتر پنجاب

ضلع لاہور کے علماء کرام کے لیے تربیتی سیمینار

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کے زیر اہتمام 6 مارچ 2016ء بروز اتوار نماز ظہر کے فوراً بعد بمقام مرکز 106 راوی روڈ لاہور میں تربیتی سیمینار منعقد ہو رہا ہے جس سے شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن چیمہ (کوہراں) خطاب فرمائیں گے۔ جن احباب کو دعوت نامہ نہ ملے اس اعلان کو دعوت نامہ سمجھیں۔ تفصیلی اشتہار کا انتظار فرمائیں۔

نوٹ: نماز ظہر مرکز 106 راوی روڈ میں ادا فرمائیں۔

منجانب: قاری عبدالستین اصغر امیر ضلع لاہور

0300-4112319

دعوت اہل حدیث کا نفرنس

✽ یکم مارچ بروز منگل بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد احسان اہل حدیث چک نمبر 49 ج ب منڈا پنڈ ضلع فیصل آباد میں سید محمد بطین شاہ نقوی جناب عبدالرؤف یزدانی جناب حافظ عبدالوہاب دوپڑی دیگر علمائے کرام تشریف لائیں گے۔
الدامی: محمد شعیب رحمانی، منتظم مسجد ہذا

خطبات جمعہ

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے امیر حافظ محمد اسلم جٹ کی زیر نگرانی تعمیر ہونے والی جامع مسجد انور مرکز اہل حدیث ڈجلوٹ روڈ گوجرہ میں ۱۲ فروری کا خطبہ جمعہ المبارک مولانا عبدالرؤف یزدانی اور ۱۹ فروری کا خطبہ جمعہ المبارک مولانا محمد عبداللہ ثار (گوجرانوالہ) نے ارشاد فرمایا۔ اس موقع پر علماء کرام نے ۹ اپریل بروز ہفتہ دعوتی لکھاٹ فیصل آباد میں ہونے والی بیداری ملت ڈیڑھل اہل حدیث کانفرنس کی کامیابی کے لیے ذوق و شوق سے شرکت کی دعوت دی۔

منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم تحصیل گوجرہ

اخبار الجماعۃ

فضلاء و فیض یافتگان جامعہ سلفیہ فیصل آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے..... جامعہ سلفیہ فیصل آباد محتاج تعارف نہیں۔ اس کی حسن کارکردگی سے آپ بخوبی آگاہ ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی کے نہایت قیمتی اور خوشگوار ایام جامعہ کی آغوش میں گزارے ہیں۔ اس کے پرکشش اور خوبصورت ماحول میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ آپ اس وقت جہاں بھی دینی، تعلیمی، دعوتی کام سرانجام دے رہے ہیں اس میں جامعہ کا یقیناً تمہارا بہت حصہ ضرور ہے۔ گونا گوں معاشرتی مصروفیات کی بدولت ہمارے درمیان رابطہ کا فقدان ہے۔ ہم ایک دوسرے سے قربات سے محالہ مستفید نہیں ہو رہے۔ جبکہ ضرورت اس کی تقاضی ہے کہ ہم باہمی رابطہ کو مضبوط کریں۔ اس احساس کے پیش نظر جامعہ کی انتظامیہ دارا کین نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ساہتہ روایات کے مطابق فضلاء جامعہ اور فیض یافتگان کا ایک کنونشن منعقد کیا جائے۔ جس میں بلا تفریق تمام فضلاء کو دعوت دی جائے کہ وہ اس کنونشن میں اپنی حاضری کو یقینی بنائیں۔ اسی سلسلہ میں 05/06 مارچ 2016ء بروز ہفتہ اتوار جامعہ سلفیہ میں عظیم الشان کنونشن منعقد ہو رہا ہے اور 05 مارچ بروز ہفتہ 4 بجے سہرہ شروع ہو کر 06 مارچ بروز اتوار سہرہ 4 بجے تک جاری رہے گا۔ جس میں تمام فضلاء جامعہ اور فیض یافتگان شرکت فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ! امید ہے آپ اپنی مادر علمی کی پر خلوص دعوت پر لبیک کہتے ہوئے ضرور کنونشن میں شریک ہوں گے۔ باہمی رابطہ کا اس سے عمدہ ماحول اور کوئی نہیں ہو سکتا، تشریف لائیں اور پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے اپنے روشن مستقبل کے لیے پر عزم پیغام لے کر جائیں۔

نوٹ: وہ تمام فضلاء اور فیض یافتگان جنہوں نے جامعہ سے فراغت کے بعد کسی بھی یونیورسٹی سے PHD مکمل کی ہے۔ ان سے گزارش ہے کہ خط ملتے ہی درج ذیل نمبرز پر رابطہ فرمائیں۔

رابطہ کے لیے: 0301-6026245 - 0302-6511419 - 0300-7227526

چشم براہ..... حاجی بشیر احمد..... صدر جامعہ سلفیہ فیصل آباد

کابینہ اجلاس مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کی کابینہ کا اجلاس جامع مسجد توحید اہل حدیث تاجپورہ میں ۱۴ فروری کو بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت قاری عبدالستین اصغر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور نے کی جبکہ مہمان خصوصی رانا نصر اللہ خاں تھے۔ قاری شفیع عظیم کی تلاوت قرآن مجید کے بعد ایجنڈے پر بحث و شروع ہوئی۔ ناظم لاہور نے کارکردگی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ موجودہ تعلیم کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد پہلے سے جاری تربیتی سیمینارز کے سلسلے کو آگے بڑھایا گیا جس کے تحت ۳۱ جنوری کو جامع مسجد محمد اہل حدیث شاہپارہ وکٹن میں مولانا صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کا لیکچر بعنوان ”جمعیت حدیث“ اور فقہانہ حدیث کو دیا گیا اور مرکزی جمعیت لاہور کی جانب سے ایک کتاب بعنوان ”مکرمین حدیث کی مخالفت“ انگیزیوں کے علمی جوابات“ چھپوا کر پیش کی گئی۔ ۷ فروری کو جامع مسجد طیبہ اہل حدیث بیگم کوٹ میں اسی سلسلے کی دوسری تربیتی نشست منعقد کی گئی جس کا عنوان ”عقیدہ توحید سیمینار“ تھا جس میں مولانا عبدالمنان رانج نے پہلے کے عنوان پر بر مغز گفتگو کی۔

اس کے علاوہ ۵ فروری کو شاہ بابا بیگ بیگم کشمیری ملی کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ قاری عبدالستین اصغر امیر لاہور، حکیم عبداللطیف مدنی ناظم لاہور، مولانا یونس خیدری ناظم راوی ٹاؤن رانا نصر اللہ خاں، پروفیسر مطیع اللہ باجوہ اور مولانا شیخ فیاض صاحب نے ریلی سے خطابات کیے۔ مرکز کوڈولا لکھنپورس ہزار روپے ادا کیے گئے۔ نئے علم کی مختصر قائم میں اس کارکردگی کو پورے ہاؤس نے سراہا۔ دوسری شق کے مطابق سیمینار ۲۱ فروری کو مولانا احمد اللہ حامد صاحب کی مسجد میں ہوا جس میں مولانا عبدالستار حماد نے خطاب فرمایا۔ ۲۸ فروری کو پروفیسر حافظ ابراہیم ملٹی کی مسجد میں سیمینار منعقد کیا جائے گا اور ۶ مارچ کو مرکز میں علماء کی تربیتی نشست ہوگی۔ ۱۳ مارچ کو جامع مسجد ثناء اہل حدیث غازی روڈ پر سیمینار منعقد ہوگا۔ ایجنڈے کی تیسری شق: دینی کتب کی اشاعت اس شق پر بھی حاضرین نے کھل کر اظہار خیال کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ حق کی روشنی مگر گھرنے پہنچائی جائے گی۔ ناظم لاہور نے کہا کہ دینی کتب کی اشاعت کے لیے پرائیڈ کی بنیاد پر موضوعات منتخب کیے جائیں گے اور کتب شائع کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ!

رپورٹ: عبداللطیف مدنی ناظم لاہور

اہل حدیث پوتھ فورس کنونشن

5 فروری 2016ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز عصر جناح ہال علامہ احسان الہی ظہیر میں اہل حدیث پوتھ فورس کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان پوتھ کنونشن کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پوتھ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی جنرل سیکرٹری حافظ فیصل افضل شیخ نے کہا کہ اہل حدیث پوتھ فورس نوجوانان اسلام کی تربیت صحیح اسلامی طریقہ پر کرنا چاہتی ہے۔ نعمت اللہ ظفر صاحب معاون صدر AYF پاکستان نے کہا کہ ہم اسلام اور پاکستان کے امن عامہ کا پیغام عام کریں گے اور حافظ منظور الہی جنرل سیکرٹری فیصل آباد نے کہا کہ اہل حدیث پوتھ فورس کو چاہیے کہ اپنی اپنی ذمہ داری احسن طریقہ سے پوری کرنے کا پختہ ارادہ رکھتی ہے اور دیگر پوتھ فورس کے عہدیداران نے بھی خطاب کیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنما مولانا عبدالرشید جازبی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلک اہل حدیث کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو مسلک اہل حدیث کے لیے بھرپور تیار کریں۔ مولانا پروفیسر عبدالرزاق ساجد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نوجوان نسل کو فاشی، عریانی اور لادینیت سے بچائیں گے اور نوجوان وہ جو (مسلک اہل حدیث) کتاب و سنت کی اشاعت کے لیے خلوص نیت سے کام کرتا ہے اور کتاب و سنت کے مطابق زندگی گزارتا ہے اسی میں کامیابی ہے۔ آخر میں مولانا محمد یوسف انور صاحب کی دعا پر اجلاس ختم ہو گیا۔ دعا میں ملک پاکستان کی حفاظت، اہل حدیث جماعت کے لیے اور خصوصی دعا مولانا محمد اسحاق بخٹی رحمہ اللہ کے بارے میں کی گئی۔

منجانب: محمد منشاء کاشف فیصل آباد

مبارکباد

ہم جناب رانا عمر فاروق بن رانا طارق معراج کو ASF ضلع سیالکوٹ کا صدر بننے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے۔ آمین!

منجانب: محمد جاوید اقبال بخاری، صدر ASF پنجاب

ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہگہ ٹاؤن لاہور کا آٹھواں ماہانہ اجلاس بتاریخ 4 مارچ بروز جمعہ بعد نماز عصر زیر صدارت جناب قاری مشتاق احمد فاروقی امیر ٹاؤن منعقد ہوگا۔

منجانب: عبدالرحمن کاکلی ناظم واہگہ ٹاؤن لاہور

قرآن کریم کو سیکھنا اور اس کے معنی و مفہوم کو سمجھنا بہت ضروری ہے

مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے زیر اہتمام چھٹی سالانہ حسن قراءت کانفرنس گزشتہ روز مرکز اہل حدیث G-6 میں منعقد ہوئی جس میں ملک کے معروف قراء کرام قاری عبدالسلام عزیز، قاری سعید اللہ سعید، قاری محمد اسامہ شوکت، قاری عبداللطیف قریشی، قاری عبدالرب، قاری عدنان شفیق نور پوری، قاری ظریف رحمانی، سید عبید الرحمن، عمر عبدالرحیم اور محمد نایاب نے تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کی۔ مولانا ابوبکر صدیق، خطیب مرکز اہل حدیث G-6 نے ابتدائی کلمات میں اہل ایمان کا قرآن کے ساتھ خصوصی تعلق کو اجاگر کیا اور اس امر کا اظہار کیا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن کریم کو معنی و مفہوم کے ساتھ سمجھا جائے اور اس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچایا جائے۔ علامہ عبدالعزیز حنیف سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے اپنے کلیدی پیغام میں قرآن کریم کو سیکھنے اور اس کے معنی کو سمجھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ تلاوت قرآن کریم کی وجہ سے ایک شخص میں روحانی ودان اور تہجد و بی وقوف پذیر ہوتی ہے اور یہ بنی نوع انسان کی ہدایت کا اہم ذریعہ ہے۔ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے لیا ہے۔ مولانا ارشاد الحق اثری نے کہا کہ قرآن کریم انسانی تاریخ کی وہ واحد کتاب ہے جو ہمیں ازل سے لے کر اب تک کی معلومات فراہم کرتی ہے اور یہ تمام انسانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ حافظ مسعود عالم صاحب نے کہا کہ تلاوت قرآن کریم کا بنیادی مقصد اس کے مضامین میں غور و فکر اور مفاد یک ہم رسائی ہے۔ عصر حاضر میں امت مسلمہ کے زوال کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ غور و فکر اور تدبر سے قرآن کریم کی تلاوت کا معمول نہیں رہا۔ (ایم این اے سلفی، میڈیا سیل اسلام آباد)

کوٹ رادھا کشن کا ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث شی کوٹ رادھا کشن کا ماہانہ اجلاس زیر امارت میاں خالد سیف اللہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث شی کوٹ رادھا کشن مورخہ 14 فروری بروز اتوار بعد نماز مغرب امیر شی کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت حافظ احمد اللہ سلیم نے حاصل کی اور اجلاس میں درج ذیل فیصلے کیے گئے: جماعتی ساتھیوں سے رابطے کا موثر طریقہ اختیار کرنے پر زور دیا گیا۔ مولانا حکیم رضاء اللہ کے والد محترم حضرت مولانا پروفیسر عبدالحکیم سیف اور نائب امیر تحصیل چٹوکی مولانا محمد شریف کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا گیا اور ان کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ اجلاس سے متعدد احباب نے شرکت کی۔

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم ناظم شی کوٹ رادھا کشن

درس قرآن وحدیث

زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہل حدیث ریلوے سٹیشن محمود کوٹ ضلع مظفر گڑھ بتاریخ 6 مارچ 2016ء بروز اتوار بوقت 10 بجے تا 6 بجے شام زیر سرپرستی مولانا عبدالحمید صدیقی، زیر صدارت مفتی محمد عامر کلیم، مقررین حاجزادہ حافظہ عبدالعلیم یزدانی (جنگ)، مولانا عنایت اللہ رحمانی (ملتان)، مولانا حافظ سلطان محمود (مظفر گڑھ) دو دیگر علماء کرام قراء حضرات انتظامیہ کمیٹی جامع مسجد باب الاسلام اہل حدیث

توسیع اشاعت مفت روزہ اہل حدیث

حکیم عرفان اللہ طاہر ایم اے شاہ کوٹی نے جنوری 2016ء میں جماعتی آرگن ہفت روزہ اہل حدیث شاہ کوٹ اور اس کے قریب وجوار میں 25 احباب کے نام لکوائے ہیں۔ ادارہ ان کا شکر گزار ہے۔ (ادارہ)

اظہار تعزیت

گزشتہ روز کابینہ AYF تحصیل تاندلیا نوالہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں ڈاکٹر محمد عیاس طور (بی ایچ ڈی) کے ماموں جان اور مولانا محمد اسلم طور کے والد محترم اسد اللہ اور ظہیر عباس منائندہ پیغام فی دی کے ماموں جان مولانا محمد طور متہم جامعہ خدام القرآن والدہ یث جموں دادو کے انتقال پر گہرے حزن و ملال کا اظہار کیا اور مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

شریک غم: حافظ محمد زاہد ناظم نشر و اشاعت AYF تحصیل تاندلیا نوالہ، ضلع فیصل آباد

لائبریری برائے فروخت

میرے پاس قرآن وحدیث پر مشتمل کتابیں اور احادیث کی کتابیں موجود ہیں جن کی قیمت تقریباً 5 لاکھ ہے لیکن مالی حالات خراب ہونے کی وجہ سے لائبریری کی کتابیں فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ 2 لاکھ میں ساری گئی ساری کتابیں دے دوں گا۔ جلدی رابطہ کریں بہت مجبوری ہے قریبی شہروں کے بھائی جلد رابطہ کریں۔

مرزا آفتاب اقبال: 0345-6809044

انتقال بریل

مولانا حاجہ اللہ صدیقی رحمہ اللہ صاحب مکرز ابن جنبل گوجرانوالہ کے کزن محمد ارشد وراجے افریدی کو آغا خان ہسپتال کراچی میں انتقال کر گئے۔ انشاء اللہ الہ راجحون ان کا شہر پاکستان کے بڑے تاجروں میں ہوتا تھا۔ بڑے سخی اور فیاض انسان تھے ان کی پہلی نماز جنازہ جامع دراسات کراچی میں امیر سندھ مفتی محمد یوسف قصوری نے دوسری نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں قاری مصطفیٰ ظہیر سیالکوٹی نے پڑھائی۔ قبر پر دعا مولانا حاجہ اللہ صدیقی نے کرائی اور ان کو سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(ماہم مرکز ابن جنبل۔ گوجرانوالہ)

باب خم کشمیری بھی انتقال کر گئے

گذشتہ دنوں تحریک المجاہدین کشمیر کے سرگرم کارکن بابا خم کشمیری مختصر طالت کے بعد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انشاء اللہ الہ راجحون مرحوم کی نماز جنازہ مظفر آباد آزاد کشمیر میں اہل کی جس میں مختلف طبقہ ہائے فکر کے لوگوں جماعتی احباب اور کشمیری رہنماؤں نے شرکت کی۔ مرحوم تک طینت پابند صوم و صلوة اور ملسار انسان تھے۔ دعا ہے کہ ب الصلوات ان کی بشری لغزشوں کو معاف کر کے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

شریک غم: حاجی بشیر احمد، عبدالرحیم قریشی، نو قار احمد، اعوان عطاء الرحمن، حقانی، ناصر کشمیری، مشتاق کشمیری، دودگیر

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (ماہوس ہونا گناہ ہے۔)

بہ اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک نایاب "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ ابھی ہوگی۔

0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (ریسرچ)

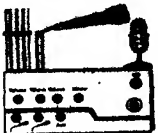
U.P.S

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹیفڈ اور متعلقہ سپیر پارس اور مرمت کا کام قلمی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نامی دہی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ویشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ، کان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
055-4212804 4226706-0300-6430029

مسجد اور مدرسوں کے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر ایم اکرام مغل (ریسرچ)

سپر سٹار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

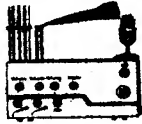
0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹیفڈ اور متعلقہ سپیر پارس اور مرمت کا کام قلمی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزدیکی مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹر محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شیڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکنیک کے پاس کھڑا کیا جائیگا۔

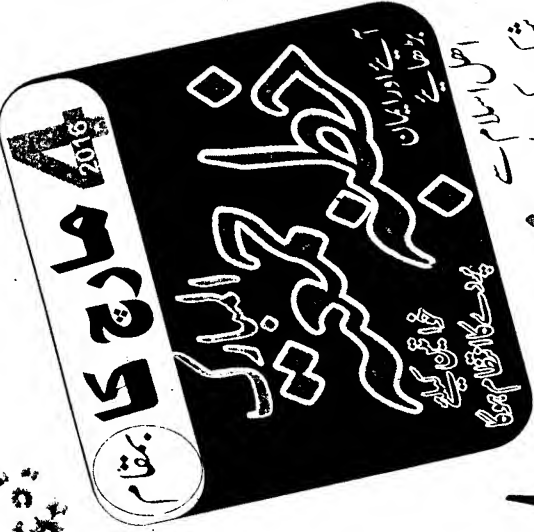
Mob.0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ

یا جی یا قیوم

بیت اللہ لاہور

برصمتک نسفیت



حافظ رانا
ناظم ناظم اعلیٰ مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان
چوہدری محمد حسین
محمد اسرار خان فارانی
0300-6991578 0300-8695654

مرکز اہل حدیث
جامعہ

کورسز ریورڈ اک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

یو بی ایل مکمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
1084227875092

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
034575451199

رابطہ نمبر
0345-7545119
0313-7545119

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو میں کے خلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضاء رئیسہ کے خلیات میں اسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کہ مایاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج بالذات دیکر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو رئیسہ کی نشوونما کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو رئیسہ کی حالت تسکین کو حالت تحریک میں لا کر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورس تیار کیے ہیں ان سے شفاء کاملہ دعا جملہ ہوگی انشاء اللہ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجراحات مستند درجہ اول ہوں 12 ایوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیچرار ہوں مختلف دوا ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم بے شمار بیضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلو پیتھک دوا نہیں ہے۔

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

اپینڈیس	پتھری گردہ	بوواسیر	عرق النساء	برص	بال چر	استسقا	امراض مردانہ
کالج ٹکنا	بولنا بند ہونا	سوزاک	سکردرد	رسولیاں	گھنجی پن	ہیموفیلیا	اعصابی کمزوری
بھگتندر	تھنیر ابول	وجع الفاصل	تشخ و کزاز	موٹاپا	کمی خون	امراض زنانہ	کمی سیرم
گیس	پراسٹیتھائیٹس	خجھر الفاصل	غبرے مل جانا	دُبل پین	فالج	اٹھرا	ایزوپرمیاں
درد گردہ	سلس بول	گٹھنٹھیا	الرجی	بال گرنا	دل میں سوراخ	بے اولادی	
یوریا	آتشک	نقرس	چنبیل	بال سفید ہونا	ہیپاٹائیٹس	اولاد نہ ہونا	سدا جوانی

www.hakeemkarimBhatti.com

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد تحصیل ہوتکی ڈویژن لاہور

پُر سکون حج و عمرہ کی سعاد حاصل کرنے کے لئے ایک با اعتماد ٹام

انتہائی سستے پیکج میں

21 یوم صرف
98500

پیکج میں سہولیات

بمعه کھانا

زیارات

زمزم کھجور

رہائش مسفلہ کبریٰ سے پہلے

عمره
Govt. Lic 3968

کنفرم ٹکٹ • ٹرانسپورٹ • رہائش
اداکرے

روانگی گروپ ان شاء للہ العزیز

23 مارچ 2016

انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز

کاروان الحدیہ

برانچ آفس

0301
6837566
0334
4356170

قاری فاروق تبسم

0300
6596539

حافظ عبد السلام

0301
6814942

محمد سعید احمد

زیر سپرنٹنڈنٹ مقابل علی میرج ہاں کھڈیا خاص

برانچ آفس

0333-0321
6662422

محمد کجی مدنی

میٹیاں شہر بالمقابل بکری بی بنک
ستیانہ روڈ جمال فضل آباد

041-8557315-16

ہیڈ آفس

0301 4966505

0333 4194280

0300 4236407

انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز

بالمقابل ایسٹڈیز ہینلڈ سنٹر

فاروق آباد

056 3877266

شاہروز زندگی کو علم و دل سے روشن کیجئے



أُمِّيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحَدِيثِ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ

حضرت حافظ زبیر علی زئی مدظلہ العالی

مختصر 1 جلد | مترجم 3 جلدیں | مع شرح 8 جلدیں

- اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تحریر کا اہتمام • مختلف فنون سے تقابلی کے بعد نسخہ ہندیہ کے مطابق تصحیح کا اہتمام • خوبصورت طباعت، دیدہ و زیب سرورق

امام العصر مولانا محمد جو ناکری

عقیقہ و نظر ثانی
حافظ زبیر علی زئی

تخریج و تحقیق شدہ ایڈیشن جدید




تمام آیات قرآنیہ، احادیث کریمہ کی مکمل تخریج و تحقیق کا اہتمام، خوبصورت سرورق، معیاری طباعت بہترین کاغذ، مناسب قیمت

زبور پر فطیر سعید مجتبیٰ سعیدی

سنة اثنان مائة
آسان في فهم ترجمه
محقق
مراجعة
علاء ناصر الدين الباقى
حافظ زهير على زنى

اور میں نے
اور تخریق سے مراد
تخریق سے مراد
خافظہ صلیح الذرفا لوسف

امام ابو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجه القزويني

- کئی معتبر اور صحیح ترین نفلوں سے تقابلی موازنہ  مختصر مگر جامع و نافع تخریج کا اہتمام  سادہ، سہل اور سلیس ترجمہ
صحت و قسم کے اعتبار سے ہر حدیث پر واضح حکم  مطبوعہ نفلوں میں یابی جانے والی غلطیوں کی حتی الوسع اصلاح کی گئی ہے۔

أولئك هم الذين يحتاجون إلى الفيزياء

عَلَّمَ وَحْيًا لِنَفْسِهِ

فتیحة الشیخ احمد عناية

مع مختصر شرح نووی

تین مختلف ایڈیشن

- آیات کریمہ کی تخریج • احادیث مبارکہ کی تخریج اور حدیث نمبر کے ذریعے دیگر کتب احادیث کی طرف رہنمائی
- اقوال رسول ﷺ کا امتیازی رسم الخط • مختلف معتبر نسخہ جات سے تقابلاً اور موازنہ

محمد بن العاصر حافظ زعيمى زنى رحمہ

موطا امام مالک

(روایہ ابن القاسم / ملخص القابلی)

کے نایاب نسخے کا انتخاب

جو محدثین کے ہاں معتبر اور صحیح ترین نسخہ ہے

- صحت و تقم کے اعتبار سے ہر حدیث پر واضح حکم • مختصر مگر جامع تخریج کا اہتمام • آسان فہم اور سہل ترجمہ

سید ولی العزیز محمد بن عبد اللہ بن خلیفہ البرزنجی

ترجمہ ابوالفضل محمد سرور گوہر

نظر ثانی

تحقیق و تخریج حافظ زبیر علی زئی

۴۱ کے اعتبار سے روایات پر حکم

- تین جلد میں
و مختلف ابواب میں
- آسان فہم ترجمہ • صحت و سقم کے اعتبار سے روایات پر حکم
مختصر مگر جامع مع ترجیح پہلے باب الاکابر • فائدہ الاکابر • کمال ترجمہ اور تحقیق

042-37244973

042-37232369

ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

041-2631204

041-2641204

فیصل آباد بیسمنٹ سٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کو توالی

مکملہ اسلامیہ



سیاس تعزیت

گذشتہ دنوں ہماری والدہ محترمہ قضائے الہی سے وفات پا گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔
ان کی وفات پر ہم ان کے عظیم سایہ شفقت سے محروم ہو گئے۔ اس عظیم سانحہ پر احباب جماعت نے خاص کر

پروفیسر ساجد میر صاحب
امین مرکزی جمعیت
اہل حدیث پاکستان

عبدالعزیز حنیف صاحب
سینئر نائب امیر
مرکزی جمعیت
اہل حدیث پاکستان

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب
ناظم اعلیٰ
مرکزی جمعیت
اہل حدیث پاکستان

سمیت شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے ہر طبقہ نے ہماری ڈھارس بندھائی۔ ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور احباب جماعت سے اپیل کرتے ہیں کہ ہماری والدہ محترمہ کو اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔ اللہ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

میاں عبدالرزاق امین میاں محمد الیاس امین ڈاکٹر اعجاز امین
حافظ شاہد امین میاں محمد عرفان امین ڈاکٹر محمد عمران امین